عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۳ | ۳۰ رجمادی الاول تا ۶ رجمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق یکم تا ۷ اپریل ۲۰۱۴ء | شمارہ: ۱۳

تشکیلِ معاشرہ میں اسلامی قانون کا کردار

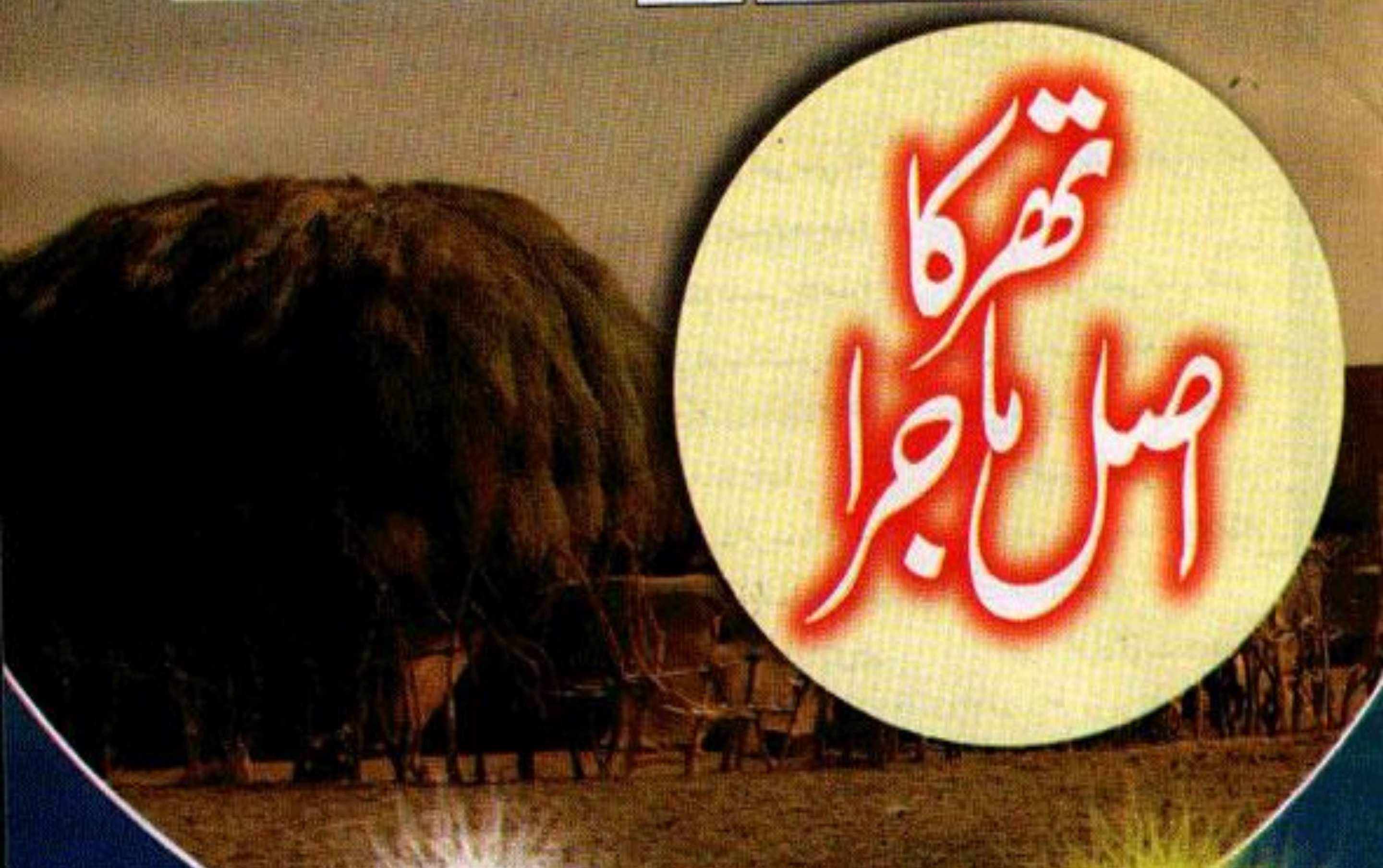

تھر کا اصل ماجرا

قادیانیت قومی راہنماؤں کی نظر میں

وفاق المدارس کے اجتماعات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

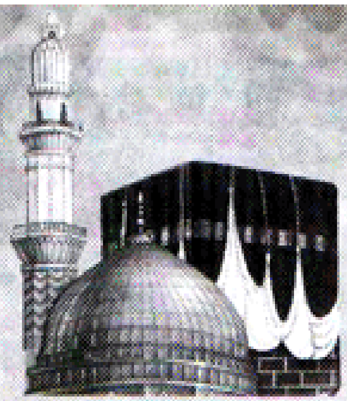

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

س:...... کیا فجر کے فرض اور عصر کے فرض پڑھ لینے کے بعد کوئی سی نماز خواہ نفل ہو یا واجب ہو پڑھنا درست نہیں ہے؟ حرمین میں دیکھا گیا ہے کہ لوگ فجر کے فرض پڑھ لیتے ہیں اور پھر سنت پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح عصر کی نماز کے بعد بھی لوگ نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، جبکہ ہم نے سنا ہے کہ فجر کے بعد سے سورج نکلنے کے بعد دس منٹ تک کوئی نماز نہ پڑھیں۔ اسی طرح عصر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمادیں کہ صحیح کیا ہے؟

ج:...... فجر اور عصر کے فرض پڑھنے کے بعد کوئی سنت، نفل یا واجب نماز پڑھنا منع ہے۔ ہاں قضا نمازیں جو کسی کے ذمہ رہتی ہوں ان کو ادا کیا جاسکتا ہے مگر وہ لوگوں کے سامنے نہ ادا کرے بلکہ پوشیدہ طور پر ادا کرے تاکہ نماز قضا کرنے کے گناہ کا اظہار نہ ہو، اس لئے کہ گناہ کرنے کے بعد اس کا اظہار کرنا بھی برا فعل ہے۔ قضا نمازوں کی ادائیگی چونکہ انتہائی ضروری ہے اس وجہ سے ان کے ادا کرنے کی اجازت دے دی گئی، اسی طرح سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ بھی، اس کے علاوہ کوئی اور نماز

فجر اور عصر کے فرضوں کے بعد سنت ونوافل

پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے ممانعت کے بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں، ان میں سے چند ایک یہاں درج کی جاتی ہیں:

۱:...''عن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلوۃ بعد صلوۃ الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس۔'' (صحیح مسلم: ج:۱،ص:۲۷۵، ابوداؤد: ج:۱،ص:۱۸۱، ترمذی،ص:۵۳، بحوالہ نماز مسنون)

ترجمہ:''حضرت عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے اور عصر کی نماز کے بعد بھی کوئی (نفل) نماز نہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے۔

۲:...''عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس۔'' (مسلم: ج:۱،ص:۲۷۵، بحوالہ نماز مسنون)

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عصر کے بعد نماز (نفل) پڑھی جائے جب تک سورج غروب نہ ہوجائے اور صبح کی نماز کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔''

۳:...''عن علیؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی اثر کل صلوۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر۔'' (ابوداؤد: ج:۱،ص:۱۸۱، مسند احمد: ج:۱، ص:۱۴۴، بحوالہ نماز مسنون)

ترجمہ:''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد (بطور نفل) دو رکعت پڑھتے تھے، سوائے فجر اور عصر کے۔''

اس کے علاوہ تین اوقات میں: (۱) عین طلوع کے وقت، (۲) عین غروب کے وقت، (۳) عین زوال کے وقت کوئی نماز اور سجدہ تلاوت ونماز جنازہ وغیرہ پڑھنا منع ہے۔

☆☆......☆☆

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۳ — ۳۰ر جمادی الاول تا ۶ر جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق کیم تا ۷ر اپریل ۲۰۱۴ء — شمارہ: ۱۳

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

وفاق المدارس کے اجتماعات	۳	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
تشکیل معاشرہ میں اسلامی قانون کا کردار	۶	قاری عبدالرؤف مدنی
ایک ہفتہ حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں! (۵)	۹	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
تھر کا اصل ماجرا	۱۲	منور راجپوت
وفاق المدارس کے زیر اہتمام ملک گیر اجتماعات	۱۴	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈو آدم	۱۶	رپورٹ: فیض اللہ خان
ختم نبوت کانفرنس محراب پور	۱۹	رپورٹ: مفتی سید حماد اللہ ہالاوی
قادیانیت..... قومی راہنماؤں کی نظر میں	۲۱	جمع و ترتیب: مولانا عبدالرؤف
شادی بیاہ اور اسلام کا مزاج	۲۳	مولانا محمد یوسف
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ
تبصرہ کتب	۲۶	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

وفاق المدارس کے اجتماعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

پاکستان میں اس وقت دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، جماعت اسلامی کے مدارس کے تعلیمی نظام کی نگرانی کے لئے الگ الگ ”وفاق“ کام کررہے ہیں۔ ان پانچوں وفاقوں پر مشتمل ایک فورم ”اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ“ کے نام سے ہے، جب حکومتی سطح پر یا بیرونی دباؤ کے باعث مدارس عربیہ کے نظام یا نصاب میں مداخلت کی جاتی ہے تو تمام مکاتب فکر کے مدارس کی تنظیمات جمع ہوکر مشترکہ موقف اختیار کرتی ہیں، جس کے باعث آج تک ان تمام تر اندرونی و بیرونی دباؤ کے باوجود حکومت مدارس کے نظام یا نصاب میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں لاسکی۔ دیوبندی مکتب فکر کے مدارس کے نظام تعلیم کو مربوط بنانے کے لئے سب سے پہلے ”وفاق المدارس العربیہ پاکستان“ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ ایوب خان مرحوم کے عہد اقتدار میں جب مدارس کو گرفت میں لانے کے منصوبے بننے لگے تب حضرت مولانا شمس الحق افغانی، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا مفتی محمود، مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ ایسے اکابر علماء کا اجتماع ہوا، جس میں وفاق المدارس کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ پھر ان مدارس کی سندات کو حکومتی سطح پر منظور کرانے کے لئے جدوجہد کی گئی، تب باقی مکاتب فکر نے بھی اپنے اپنے مدارس کے وفاق قائم کئے اور پھر مدارس کی سندات کو حکومتی سطح پر منظور کرلیا گیا، ایوب خان کے عہد اقتدار میں مدارس کو حکومتی تحویل میں لینے کے اعلانات ہوئے لیکن حکومت کو کامیابی نہ ہوئی۔

پرویز مشرف کے دور سے لے کر آج تک منفی پروپیگنڈے کے ذریعے مدارس کو مرعوب کرنے یا زیر اثر لانے کے لئے حکومتوں نے جتن کئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آج پھر قومی سلامتی کے نام پر جو بل لایا جارہا ہے اس میں پھر مدارس کے تشخص کو مجروح کرنے کے منصوبے بن رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ دینی مدارس کے تحفظ و بقا اور ان کی خودمختاری کو برقرار رکھنے کے لئے اسلامیان وطن کے سامنے تازہ صورت حال لائی جائے۔

اب جبکہ عالمی اور ملکی سطح پر مدارس و جامعات، اہل علم اور دیندار طبقات کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے، کردار کشی مہم کے ذریعے منافرت پھیلائی جارہی ہے، ان حالات میں باہمی اعتماد اور اتحاد و اتفاق ضروری تھا۔ اسی تناظر میں ”وفاق المدارس“ کی مجلس عاملہ نے چاروں صوبوں بشمول گلگت بلتستان، آزاد کشمیر کے مدارس پر مشتمل مجلس عمومی کے اجلاس واجتماعات اور سالانہ امتحان ۲۰۰۵ء تا ۲۰۱۳ء کے پوزیشن ہولڈرز کے لئے مرکزی وصوبائی سطح پر تقاریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی تقریب میں صرف دورہ حدیث میں پوزیشن ہولڈرز کو انعامات دیئے جائیں گے، جبکہ صوبائی تقاریب میں باقی تمام ملکی صوبائی پوزیشن ہولڈرز طلبا و طالبات کو انعامات دیئے جائیں گے۔ تقاریب میں طالبات شریک نہیں ہوں گی، ان کے انعامات ان کے سرپرست وصول کریں گے۔ جن اداروں کے طلبا و طالبات نے پوزیشن حاصل کیں، ان اداروں کے مہتمین کو بھی حسن کارکردگی پر شیلڈ دیئے جائیں گے۔ تقاریب میں اکابر وفاق

دینی جماعتوں کے قائدین ومشائخ علماء کرام اور دانشور خطاب کریں گے۔اس سلسلے میں پہلا اجتماع جو پنجاب کے چھ ہزار مدارس کی نمائندگی کرے گا۔ ۲۰؍مارچ کو قلعہ کہنہ قاسم باغ کے اسٹیڈیم میں منعقد ہوگا۔اس اجتماع کو''تحفظ مدارس دینیہ اور اسلام کا پیغام امن کانفرنس'' کا نام دیا گیا ہے۔

یہ کانفرنس ملکی سطح پر دوررس نتائج کی حامل ہوگی۔تمام دینی جماعتوں، دینی اداروں نے اس کانفرنس کے مقاصد سے نہ صرف اتفاق کیا ہے بلکہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد کا آغاز بھی کردیا گیا ہے، ہر آنے والا دن اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے جوش وخروش میں اضافے کا پیغام لئے ہوئے ہے۔پنجاب کے ہر ضلع کے وفاق المدارس کے مسئول اس اجتماع کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔

ادھر ملتان صادق آباد سے مری تک اپنے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے سراپا انتظار ہے۔ماضی میں بھی ملتان کے تمام مدارس کے سالانہ اجتماعات دینی جماعتوں کی کانفرنسیں اور سیاسی جماعتوں کے ہنگامہ خیز جلسے قلعہ کہنہ قاسم باغ میں ادا کرتے تھے۔موجودہ حالات میں وفاق المدارس کی یہ کانفرنس انشاء اللہ العزیز اسلام کا پیغام امن عام کرنے کا باعث بنے گی۔مقام مسرت ہے کہ اس کے بعد ۲۳؍مارچ کو دارالعلوم کراچی، ۲۵؍مارچ کو جامعہ امدادیہ کوئٹہ اور ۲۷مارچ کو جامعہ عثمانیہ پشاور اور پھر ۲۴؍اپریل کو کنونشن سینٹر اسلام آباد میں عالمی اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔انشاء اللہ ان اجتماعات کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

﴿۳۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم کی جھلکیاں﴾

☆عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عشاء شروع ہوئی اور رات گئے تک جاری رہی ☆کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی ☆کانفرنس کے داعی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی علالت کے باوجود وہیل چیئر پر جلسہ گاہ تشریف لائے اور انہوں نے دعا فرمائی ☆کانفرنس میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی قیادت میں کراچی سے ایک بہت بڑا قافلہ مولانا عبدالحی مطمئن، سید انوار الحسن کے ساتھ بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت پہنچا☆پنوعاقل سے مولانا حبیب اللہ، قاری حماد اللہ کی سربراہی میں ایک قافلہ جمعرات کو ہی دفتر ختم نبوت میں آچکا تھا☆منتظمہ کمیٹی کے نگران مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی مقررین سے متعلق اسٹیج سیکریٹری کو ہدایات دیتے رہے، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی نے انجام دیئے☆شبان ختم نبوت کے جانباز مکمل جامہ تلاشی کے بعد سامعین کو جلسہ گاہ میں چھوڑ رہے تھے☆بعد نماز مغرب بم ڈسپوزل اسکواڈ نے جلسہ گاہ کی کلیرنس دی اور پنڈال لگایا گیا☆اسٹیج پر دارالعلوم الحسینیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم، وفاق المدارس العربیہ سندھ کے ناظم ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، حیدرآباد ختم نبوت کے امیر ڈاکٹر عبدالسلام قریشی، قاری رفیق اللہ، ٹنڈوآدم کے شیخ الحدیث مفتی عبدالحی بروہی، مفتی محمد امان اللہ بلوچ، مولانا حبیب الرحمٰن سعید، مولانا عبدالرحمٰن شورو، جمعیت علماء اسلام ٹنڈوآدم کے امیر مولانا محمد عثمان، جنرل سیکریٹری قاری دھنی بخش دیگر راہنما حاجی محمد ہاشم، مفتی محمد یعقوب گمسی ودیگر علماء کرام کانفرنس کے اختتام تک جلوہ افروز رہے☆کانفرنس اسٹیج پر ایک بہت بڑی خوبصورت اسکرین لگائی گئی تھی☆مفتی محمد طاہر مکی کانفرنس سے متعلق الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو بریفنگ دیتے رہے☆ضلعی اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے جلسہ گاہ کے اطراف سخت سیکورٹی کا بندوبست کیا گیا تھا☆عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کی جانب سے فری اسٹال لگایا گیا جس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کی تحریر''قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق''مسلمانوں نے پُرجوش انداز میں حاصل کی جبکہ قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے بھی تقسیم کئے گئے☆کانفرنس کی نگران کمیٹی کے معزز ارکان علامہ محمد راشد مدنی، ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، حاجی قادرداد، حافظ محمد فرقان انصاری، حاجی محمد عمر جونیجو، ماسٹر محمد رفیق اور فیض اللہ خان تمام جلسہ گاہ ومتعلقہ مقامات کی نگرانی کرتے رہے۔

(کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

تشکیل معاشرہ میں

اسلامی قانون کا کردار!

قاری عبدالروف مدنی، پشاور

معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام ہے اور قانون ایک ایسی ناگزیر ضرورت ہے کہ اس کے بغیر متمدن انسانی معاشرے کا تصور ہی ناممکن ہے۔ اسی قانون کے ذریعہ معاشرے کی شیرازہ بندی ہوتی ہے، حقوق وفرائض کی ادائیگی کا بہترین انتظام کیا جاتا ہے، عدل وانصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔ معاشرے کے افراد جو مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں، وہ قانون کی بالادستی کو تسلیم کرتے ہوئے ایک نظام کے تحت زندگی گزارتے ہیں، تاکہ ایک دوسرے کے ظلم وجور سے محفوظ رہیں۔ مختصر یہ کہ انسانی فطرت کے تقاضے اس قدر گوناگوں اور اس کی ضروریات اس قدر متنوع ہیں کہ معاشرہ کو ایک قانونی نظام کی بنیاد پر استوار کئے بغیر ان کی تشکیل نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اگر قانون ابتدائی تعلیم کو جبری قرار دیتا ہے تو اس لئے کہ معاشرہ جاہل نہ رہے، اگر مجرموں کو سزا دیتا ہے تو اس لئے کہ جرائم کا سدباب ہو اور لوگ امن وسکون سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ اگر قانون ظلم واستحصال کے خلاف ہے تو اس لئے کہ کمزور کی حق تلفی نہ ہو۔ غرض قانون اور معاشرہ میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

عقیدہ اور معاشرتی اقدار:

اسلام جس معاشرے کو قائم کرنا چاہتا ہے وہ عقیدۂ توحید پر مبنی ہے، یعنی وہ خونی اور نسبی رشتہ کی بجائے عقیدہ پر زور دیتا ہے۔ اسلام معاشرہ کی تشکیل کے لئے قبائلی کثرت کی جگہ اعتقادی وحدت پر یقین رکھتا ہے، رنگ ونسل کا کوئی امتیاز روا نہیں: "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ." (الحجرات:۱۰) "سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" چنانچہ اعتقادی وحدت کے بعد اسلامی قانون جس چیز پر زور دیتا ہے، وہ معاشرتی مساوات ہے، سورۂ حجرات میں قرآن پاک صاف صاف اعلان کرتا ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔" (الحجرات:۱۳)

ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قوموں اور مختلف خاندانوں میں تقسیم کیا، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو۔ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک وہی مشرف ومکرم ہے جو زیادہ متقی وپرہیزگار ہے۔"

اس آیت کے ذریعہ قاعدہ کلیہ بیان ہورہا ہے کہ کسی شخص کا کسی خاص قبیلہ یا خاندان یا خطہ سے تعلق ہونا کسی فضیلت کا باعث نہیں، اصل چیز تقویٰ ہے۔ چنانچہ اسلامی معاشرے کے چار اجزائے ترکیبی ہیں: ایک یہ کہ اس کائنات کا مقتدر اعلیٰ اللہ کی ذات ہے۔ اور دوسرے یہ کہ انسان اس کا ہمہ وقت بندہ ہے، اس ذات کے سامنے انسان سراپا اطاعت ہے۔ اور تیسرے یہ کہ ایک مکمل نظام فکر وعمل جو اس حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کے زیر اثر بنے۔ اور چوتھے حقوق وفرائض کی ادائیگی میں جزاوسزا کا تصور۔

قرآن میں ذکر ہے: "فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" (الزلزال:۷،۸) اسی طرح سورۂ حم سجدۃ میں ارشاد ہے: "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا." (حم سجدۃ:۴۶) یعنی جس شخص نے نیک عمل کیا، وہ اس کے اپنے نفع کے لئے ہوگا اور جس شخص نے برا عمل کیا، اس کا وبال اسی کے ذمہ پڑے گا۔"

قانونِ اسلامی کا نظریہ:

وہ تصور جو اسلام معاشرے کی تشکیل کے بارے میں پیش کرتا ہے۔ قانون اسلامی کی طرف نظر ڈالئے، تو اسلامی قانون کا نظریہ مغربی قوانین سے یکسر مختلف ہے۔ مغربی فلاسفہ اور ماہرین قانون اس نظریہ کے حامل نظر آتے ہیں کہ انسانی معاشرہ میں بیک وقت قانون اور اخلاق کے دو معیاری نظام پائے جاتے ہیں، جن کو (Normative Systems) سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس زاویہ نظر کے تحت یہ دونوں نظام بعض مقامات پر ایک دوسرے سے قریب ہوجاتے ہیں اور بعض مقامات پر ایک دوسرے سے نہ صرف یہ کہ ہم آہنگ نہیں ہو پاتے، بلکہ متضاد دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ کانٹ (Kant) نے قانون اور اخلاقیات کے فرق کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قانون (External

Conduct یعنی ہمارے خارجی طرز عمل کو واضح کرتا ہے اور اخلاق (Morality) یعنی ہمارے داخلی طرز عمل کو متعین کرتا ہے۔ اسی طرح مشہور انقلابی مفکر کیلسن (Kelson) اخلاقی تصورات کو قانون میں سمو دینے کا سخت مخالف ہے۔ اس کے خیال میں اخلاقیات محض ایک موضوعی (Subjective) چیز ہے، اس لئے اس کو قانون کے سائنسی مطالعہ بحیثیت معروضی حقیقت (Objective Fact) کے تحت شامل نہیں کیا جاسکتا۔ کیلسن کی یہ رائے دراصل قانون محض (Pure Law) کے نظریہ پر مبنی ہے، جس کی اصل یہ ہے کہ اخلاق کا قانون سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

اسلامی قانون کا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ اسلامی قانون اپنے اندر مذہبی اور اخلاقی نظام سموئے ہوئے ہے، اس لئے اسلامی قانون کا دائرہ عمل مغربی قوانین کے مقابلہ میں نظریاتی اور عملی دونوں اعتبار سے وسیع تر ہے۔ وہ ایک ایسے ہدایتی اور واجبی (Imperative) عنصر کا مالک ہے جو اپنی ہیئت ترکیبی اور مزاج میں دنیا کے دوسرے قوانین سے منفرد اور ممتاز ہے۔ وہ افرادِ معاشرہ کے داخلی اور خارجی دونوں پہلوؤں پر یکساں نظر رکھتا ہے۔ شارع علیہ السلام ''إنما الأعمال بالنیات'' (بخاری) کہہ کر انسان کے خارجی عمل کو اس کی داخلی نیت کے ذریعہ متعین کرتا ہے اور یہ وہ خصوصیت ہے جس میں دنیا کا کوئی دوسرا مذہب اس کا حریف بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

حسنِ معاشرت:

معاشرے کا سب سے چھوٹا یونٹ ایک خاندان ہوتا ہے، جس میں مرد و عورت میاں بیوی کی حیثیت سے شامل ہوتے ہیں۔ اسلامی قانونِ ازدواج ایک ایسا قانون ہے جو قوانین تمدن میں سب سے زیادہ اہم اور وسیع الاثر ہے۔ اسلام کا یہ قانون جو سب سے زیادہ معاشرہ پر اثر انداز ہوتا ہے، عدل و توازن، انصاف و رواداری، اخلاق و عصمت کی محافظت، باہمی محبت و مودت، مقاصدِ نکاح کے حصول، نجاتِ اخروی، مصلحتِ عامہ اور انسانی فطرت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ چنانچہ قرآن پاک مرد کو خاندان کا سربراہ قرار دیتا ہے اور ''اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ'' (النساء:۳۴) ''مرد عورتوں پر قوام ہیں'' اور ''لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ'' (البقرۃ:۲۲۸) کہ ''مردوں کو عورتوں پر مرتبہ حاصل ہے'' کہہ کر یہ حقیقت واشگاف الفاظ میں بیان کر رہا ہے کہ خاندانی نظم و ضبط، اس کی دیکھ بھال میں مردوں کو اولیت حاصل ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کچھ مرد ہی ہے، بلکہ مرد کو یہ تلقین کی جاری ہے کہ ''وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' (البقرۃ:۲۲۸) یعنی ''عورتوں کو بھی (حسن سلوک میں) مردوں پر حق ہے، جیسا کہ مردوں کو ان پر حاصل ہے۔'' مزید صراحت کے طور پر یوں کہا گیا ہے کہ ''عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' (النساء:۱۹) یعنی ''عورتوں کے ساتھ ہمیشہ قانونِ شرعیہ کے مطابق نیک سلوک کرو۔''

نفقہ:

انسان طبعاً بخیل واقع ہوا ہے، بعض اوقات اپنے بیوی بچوں پر بھی خرچ کے معاملہ میں اس کی طبیعت میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی وہ مال کو جمع کرنے کی ہوس میں یا آئندہ غربت کے خوف سے اپنے بیوی بچوں کے نفقہ کا برابر خیال نہیں رکھتا، اسی بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

''لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ''

(الطلاق:۷)

ترجمہ: ''وسعت والے شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کی آمدنی کم ہو، اس کو چاہئے کہ اللہ نے اس کو جتنا دیا ہے، اس میں سے خرچ کرے۔

تعددِ ازدواج:

اسلامی قانون ''وَلَا مُتَّخِذِيْ أَخْدَانٍ'' (المائدۃ:۵) کہہ کر اعلانیہ یا چوری چھپے ناجائز تعلقات استوار کرنے والوں کو سخت تنبیہ کرتا ہے۔ وہ ایک سے زائد عورتوں سے نکاح کو عدل پر قدرت کی وجہ سے جائز قرار دیتا ہے، مگر ساتھ ہی یہ تاکید بھی کرتا ہے کہ: ''فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ'' (النساء:۱۲۹) یعنی ''ایک عورت کی طرف بالکل اس طرح جھک پڑو کہ دوسری عورت گویا معلق رہ جائے''۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا طرز عمل اختیار مت کرو کہ وہ اللہ کی قائم کردہ حدود توڑنے پر مجبور ہو۔

طلاق:

خوش اسلوبی سے رہنے سہنے اور ایک دوسرے کی ضروریات کی تکمیل کی تلقین کے بعد اسلامی قانون ایک ایسی صورت کا بھی ذکر کرتا ہے کہ جب زوجین ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاشرت جاری نہ رکھ سکیں اور انہیں یہ خدشہ لاحق ہو کہ وہ اللہ کی قائم کردہ حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ایسی صورت میں ''فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا'' (النساء:۳۵) کہ ایک فیصلہ کرنے والا شوہر کے خاندان سے اور ایک بیوی کے خاندان کا ہو، تا کہ مصالحت کرادی جائے اور اگر مصالحت ممکن نہ ہو تو اس صورت میں خلع اور طلاق و تفریق کے احکام موجود ہیں اور اسلام ایسی کوئی پیچیدگی نہیں چھوڑتا، جس کو عدل کے ساتھ حل نہ کیا گیا ہو۔

حضانۃ یعنی پرورش:

طلاق یا تفریق کی صورت میں نابالغ بچوں کی تربیت و پرورش کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی قانون

اس کا متوازن حل پیش کرتا ہے کہ لڑکا سات سال کی عمر تک اور لڑکی بالغ ہونے تک اپنی ماں کے پاس رہ سکتی ہے اور باپ ان بچوں کے نان ونفقہ، تعلیم ورہائش وغیرہ کا ذمہ دار ہوگا۔ دراصل اسلام معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنا اور نیکیوں سے بھر دینا چاہتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا فلیس منا۔'' کہ ''جس نے اپنے بڑے کی عزت نہیں کی اور جس نے اپنے چھوٹے کے ساتھ شفقت ومہربانی کا برتاؤ نہیں کیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' یہ ہدایت معاشرہ اور باہمی ربط وسلوک کی ایک محکم بنیاد ہے، تاکہ معاشرہ کے افراد میں ایک دوسرے کے لئے احترام وشفقت موجود ہو اور معاشرہ میں حسن اخلاق رواج پائے۔

اسراف:

معاشرے میں زر یا دولت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے، اسلامی قانون ''کُلُوْا وَاشْرَبُوْا'' (الاعراف:۳۱) یعنی کھانے پینے کی اجازت دیتا ہے، مگر اسراف سے منع کرتا ہے۔ اسراف کا مفہوم عام طور پر فضول خرچی سے کیا جاتا ہے۔ دراصل اسراف قدر ناشناسی کا دوسرا نام ہے، یعنی ایک معتدل اندازے سے زیادہ خرچ کرنا، چنانچہ اگر کسی نے اپنی سفاہت یعنی کم عقلی کے سبب اسراف کا ارتکاب کیا ہو تو اسلامی قانون کے تحت اس کے مالی تصرفات پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے۔ یہ امام شافعیؒ کا مسلک ہے، حنفی مسلک میں اس کی گنجائش نہیں۔

وصیت ومیراث:

مالی ومعاشرتی امور میں مزید استحکام پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ وصیت ومیراث کا اسلامی قانون موجود ہے کہ جس میں ہر مسلمان کو اپنے ترکہ کی ایک تہائی کی حد تک کسی غیر وارث کے حق میں وصیت کرنے کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد تمام ورثاء کے حصے قرآن پاک اور حدیث نبوی ﷺ کے ذریعہ متعین کئے گئے ہیں، تاکہ دولت کے ارتکاز یا غیر منصفانہ تقسیم سے انسانی معاشرہ میں جو مفاسد پیدا ہوسکتے ہیں، اُن کا ازالہ کیا جاسکے اور آپس میں محبت وتعلق کا رشتہ منقطع نہ ہونے پائے۔

پڑوسیوں کے حقوق:

خاندانی زندگی کے لئے معاشرہ کے ایک چھوٹے مگر بنیادی یونٹ سے متعلق اسلامی قوانین کی طرف یہ چند اشارے ہیں۔ گھر یا خاندان سے باہر کسی شخص کا واسطہ اس کے پڑوسی سے پڑے گا۔ پڑوسی کے جو حقوق اسلام بیان کرتا ہے، شاید ہی کسی دوسرے معاشرے میں اس کی نظیر ملے۔ تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ پڑوسی کا حق شفعہ اسلامی قانون کی عمدگی کی ایک واضح مثال ہے۔

حلال روزی:

ایک وسیع معاشرہ کے فرد ہونے کی حیثیت سے انسان کا سب سے پہلا قدم کسب معاش کا ہوتا ہے۔ حلال روزی کمانے پر اسلام اور اس کا قانون بے حد زور دیتا ہے، قرآن واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ ''اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا'' (البقرۃ:۲۷۵) کہ ''اللہ نے بیع یعنی خرید وفروخت کو حلال قرار دیا اور سود کو حرام۔'' جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اپنی قبروں سے حشر کے دن اس طرح اٹھیں گے، جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جس کو آسیب نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ ایک اہم ترین اقتصادی ضابطہ ہے، جس پر اسلامی معیشت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

قرض کی ادائیگی:

اسلام قرضوں کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ اول تو اس بات کی طرف راغب کرتا ہے کہ قرض ہی مت لو، یہ تمہاری اقتصادیات کو گھن کی طرح چاٹ جائے گا۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ رات کو بھوکے سوئے رہنا اس سے بہتر ہے کہ جب تم صبح کو اٹھو تو تمہاری گردن پر کسی کا قرض ہو۔ آنحضرت ﷺ اکثر اوقات نماز جنازہ پڑھانے سے پہلے دریافت فرمالیتے تھے کہ میت پر کوئی قرض تو نہیں؟ مراد یہ تھی کہ اگر ہے تو فوری ادا کردیا جائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اگر کسی شخص پر کوئی قرضہ ہے اور وہ اس کو ادا کئے بغیر مرگیا تو یہ قرضہ اس میت اور جنت کے بیچ میں ایک آڑ اور رکاوٹ بن جاتا ہے، اسی لئے اسلامی قانون میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے، حتی کہ سورۂ نساء میں جہاں قرآن پاک میت کے ترکہ کی ورثاء میں تقسیم کا ذکر اور ان کے حصے بیان کرتا ہے، وہاں بار بار یہ پابندی بھی عائد کرتا ہے کہ ورثاء میں ترکہ کی تقسیم سے پہلے اس میں سے میت کے ذمہ واجب الادا قرضے ادا کئے جائیں۔

امانت کی واپسی:

قرضوں کی ادائیگی کی طرح امانتوں کو ان کے حق داروں تک پہنچانے کا بھی حکم ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔'' (النساء:۵۸) یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت تک پہنچا دو'' پھر ذکر ہے: ''لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ'' (الانفال:۲۷) یعنی ''تم اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ خیانت مت کرو، اور امانتوں میں بھی خیانت مت کرو'' ایک اور حکم دوسروں کا مال ناحق کھانے کے متعلق ہے کہ ''وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ'' (البقرۃ:۱۸۸) کہ ''آپس کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ'' اس میں رشوت کے حرام ہونے کی وضاحت ہے۔

(جاری ہے)

ایک ہفتہ

حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں!

جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کی قیادت میں پاکستان کے علماء ومشائخ کا ایک ۳۰ رکنی وفد ۱۰ اردسمبر ۲۰۱۳ء کو "شیخ الہندؒ امن عالم کانفرنس" میں شرکت کی غرض سے بھارت گیا تھا۔ اس یادگار سفر کی روئیداد اور اپنے مشاہدات وتاثرات وفد کے ایک معزز رکن شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے قلم بند فرمائے ہیں۔ افادۂ عام کی غرض سے ہدیہ قارئین ہیں۔

پانچویں قسط

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت حافظ محمد ضامن شہیدؒ:

تھانہ بھون میں نامی گرامی شخصیات پیدا ہوئیں۔ تھانہ بھون نے جس طرح جنگ آزادی میں بہادری سے حصہ لیا۔ انگریز نے اپنی پسپائی کا بدلہ لینے کے لئے سکھ فوج کے ساتھ چڑھائی کی۔ توپوں سے گولہ باری کرکے شہر اجاڑ دیا گیا۔ یہ سب کچھ حافظ محمد ضامنؒ کی شہادت کے بعد ہوا۔ حافظ صاحبؒ کی شہادت کے بعد حضرت حاجی صاحبؒ نے بھی تھانہ بھون چھوڑ دیا اور حجاز مقدس کو تشریف لے گئے تھے۔ (حضرت تھانویؒ کی آمد سے قبل یہ شہر آہستہ آہستہ آباد ہوا۔ پھر حضرت تھانویؒ نے آکر اس شہر کے درودیوار کو اللہ رب العزت کے نام سے رونق بخشی)

خانقاہ امدادیہ:

حضرت حافظ محمد ضامنؒ، مولانا شیخ محمدؒ، حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ۔ یہ تینوں حضرات حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ سے بیعت تھے اور تینوں حضرتؒ کے خلفاء تھے۔ مولانا شیخ محمد تھانویؒ ان میں بزرگ اعلیٰ تھے۔ ان تینوں حضرات کو اقطاب ثلاثہ کہا جاتا تھا۔ خانقاہ امدادیہ کا بورڈ آج بھی مسجد تھانہ بھون میں آویزاں ہے۔ مسجد آباد ہے۔ جب ہم اس میں داخل ہوئے تو اس وقت تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی۔ خلوت گاہیں مین دروازہ سے مسجد کے جنوب میں واقع برآمدہ سے مغرب کی جانب جائیں، تو بائیں ہاتھ پر برآمدہ میں ایک دروازہ ہے۔ اس میں داخل ہوں تو تین ساڑھے تین فٹ چوڑی اور ۷،۸ فٹ لمبی جگہ ہے۔ اس دروازہ پر لکھا ہے کہ "خلوت گاہ حافظ محمد ضامن شہیدؒ" اور اسی بورڈ کے ساتھ ایک اور بورڈ برآمدہ میں ہے۔ جس پر لکھا ہے کہ خلوت گاہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ۔ مسجد کی جنوبی دیوار کے ساتھ تین فٹ چوڑی اور بارہ فٹ لمبی قطر کے دروازہ پر لکھا ہے کہ "خلوت گاہ حضرت حاجی امداداللہؒ" مسجد کا برآمدہ بھی ہے اور صحن بھی۔ شمال کی جانب صحن میں بھی کمرے ہیں۔ یہ خانقاہ امدادیہ ہے اور یہاں تین قطب رہتے تھے۔ پھر بعد میں اکیلے چوتھے قطب الارشاد نے اس جگہ کو آباد کیا: "العظمۃ للہ وللرسولہ وللمؤمنین"

میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ:

یہ تینوں میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ سے بیعت تھے۔ میاں جی نور محمدؒ جھنجھانہ کے تھے۔ مگر تھانہ بھون کے قریب قصبہ لوہاری میں آگئے۔ حضرت حافظ صاحبؒ اور حضرت حاجی صاحبؒ ان سے یہاں بیعت ہوئے۔ میاں جی نور محمد صاحبؒ حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ کے مرید تھے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی سہارنپوریؒ نے حضرت سید احمد شہید صاحبؒ سے بیعت جہاد کی تھی۔ چنانچہ میاں جی نور محمد صاحبؒ نے بھی اپنے شیخ کی اتباع وحکم پر حضرت سید صاحبؒ سے بیعت جہاد کی۔ پھر سرحد میں سید صاحب کے ساتھ شریک جہاد بھی رہے۔ پھر ان دونوں حضرات کے کہنے پر تھانہ بھون کے قریب لوہاری میں لوٹ آئے۔ حق تعالیٰ نے پھر ان سے کام لیا کہ میاں جی نور محمد صاحبؒ سے حضرت حاجی صاحبؒ نے خلافت لی۔ حضرت حاجی صاحبؒ سے حضرت گنگوہیؒ، حضرت نانوتویؒ وحضرت تھانویؒ نے اور پھر پورا قافلہ مقبولان بارگاہ الٰہی کا تیار ہوا جس کا فیض آج بھی نظروں کے سامنے ہے۔ حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ کے مزار مبارک سے تھانہ بھون، خانقاہ امدادیہ مسجد میں حاضری ہوئی ہے۔ فقیر نے تینوں جگہ دعا کا شرف حاصل کیا۔ یہ خلوت گاہیں آج بھی اسی حالت میں ہیں۔ انگریز کی گولہ باری سے جو سہ دری کے کواڑ متاثر ہوئے، آج بھی اس طرح ہیں۔ البتہ رنگ کیا ہوا ہے۔ یہاں ہماری گاڑی کو

ورکشاپ جانا پڑا۔ ہمیں کچھ زیادہ وقت تھانہ بھون گزارنے کا موقع مل گیا۔ تھانہ سے چل کر گنگوہ شریف حاضر ہوئے۔

گنگوہ شریف میں حاضری:

تھانہ بھون سے گنگوہ حاضری ہوئی۔ گنگوہ میں حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ، حضرت ابوسعید گنگوہیؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ تین شخصیات اپنے زمانہ کی نامور شخصیات تھیں۔

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ:

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کی تاریخ ولادت ۸۶۰ھ اور وفات ۹۴۴ھ ہے۔ چوراسی سال عمر پائی۔ اٹھائیس واسطوں سے آپ کا شجرۂ روحانی آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی تک پہنچتا ہے۔ آپ کے اور شیخ جلال الدین کبیرالاولیاء کے درمیان تین واسطے ہیں۔ اسی طرح شیخ ابوسعید گنگوہیؒ کے جدامجد شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ تھے۔ شیخ ابوسعید گنگوہیؒ نے شیخ نظام الدین بلخیؒ سے خلافت حاصل کی۔ جو ایک واسطہ سے شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے سلسلہ سے جڑتے ہیں۔ گنگوہ کی آبادی اب تو متصل ہوگئی ہے۔ پہلے اس کے دو حصے تھے۔ ایک کو گنگوہ شہر کہتے تھے۔ دوسرے حصہ کا نام سرائے تھا۔ تینوں شخصیات گنگوہ کے حصہ سرائے سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے کہیں پڑھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد گرامی بھی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے بیعت تھے۔

دیوبندی مسلک کے رأس المال حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مزار مبارک پر:

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ اور حضرت ابوسعید گنگوہیؒ کے مزارات پر تو حاضری نہ ہوسکی۔ البتہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مزار مبارک پر حاضری سے سرفراز ہوئے۔ شہر کے چوک سے سرکلر روڈ پر شمال مغرب میں کشادہ سڑکوں پر سفر کرتے ہوئے حضرت گنگوہیؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے۔ پانچ چھ کنال پر مشتمل چار دیواری میں بلند وبالا درختوں کے نیچے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ آرام فرما ہیں۔ آپ کے ساتھ میں آپ کی صاحبزادی کا مزار مبارک ہے جو اپنے وقت کی نامور محدثہ تھیں۔ حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ سے ان کو سند حدیث کی اجازت ملی تھی۔ حضرت گنگوہیؒ کے قدموں میں آپ کے صاحبزادہ مسعود احمد صاحبؒ آرام فرما ہیں۔ ایک آدھ قبر اور بھی ہے۔ ان مزارات کے ساتھ ابتداء میں داخل ہوتے ہی مسجد ہے۔ اس مسجد کے حجرہ میں حضرت مولانا محمد الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت، حضرت شیخ الہندؒ اور پتہ نہیں کون کون بزرگ تشریف لائے۔ مزارات پر حاضری دی۔ مولانا زاہد الراشدی، حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے صاحبزادہ ہیں اور وہ مولانا حسین علیؒ واں بھچراں سے مجاز تھے۔ مولانا راشدی صاحب میں وہ رنگ ہے۔ فقیر مزارات پر جس ماحول کا متمنی تھا وہ ان کی وجہ سے بن نہ سکا۔ خلوت کا مزہ اپنا ہے۔ تاہم دل حزیں کو جگہ جگہ تسکین کے سرچشموں پر لے کر تو گیا، کہیں کہیں دل پگھلا بھی لیکن ایک آنچ کی کسر رہ گئی۔ محبت واخلاص سے یہاں حاضری کی کیفیات کی تفصیل کیا عرض کی جائے۔ حضرت گنگوہیؒ کو دیوبندی مسلک کے حوالہ سے رأس المال کہا جاتا ہے۔ بقول حضرت قاری محمد طیبؒ ”آپ دارالعلوم کے بانیوں میں سے تھے اور سربراہ بھی۔“ آپ کی تحقیقات کے خلاف تحقیقات دیوبندی مسلک سے اعتزال کی راہ ہے۔ آپ دیوبندی ذوق کا معیار ہیں۔ آپ کو ہند کا ابوحنیفہ بھی کہتے ہیں۔ آپ علم وفضل کا وہ پہاڑ ہیں جس کی چوٹی اس دور میں سر کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ آپ کے مزار کے مشرق کی دیوار کے ساتھ کسی سرکاری ادارہ کی بلڈنگ ہے۔ اس کی باؤنڈری وال بلند کی جارہی تھی۔ مزار مبارک سادہ کچی قبر مبارک مٹی کی ڈھیری ہے اور بس۔ جیسے عام قبرستانوں کی کچی قبریں ہوتی ہیں۔

زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مختصر حالات:

مولانا رشید احمد گنگوہی ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۹ء اپنے ننھیال کے ہاں گنگوہ میں سوموار کے دن پیدا ہوئے۔ آپ کے ننھیال کا گھر شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مزار اقدس سے تیس قدم کے فاصلہ پر ہے۔ جہاں آپ پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب دادی کی جانب سے گیارھویں پشت پر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے ملتا ہے۔ آپ کے وصال کے تین سو سال بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے آگے چل کر حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ کی خانقاہ شریف کے در و دیوار کو رونق بخشی اور ایک بار پھر گنگوہ کی عظمت رفتہ کا چار دانگ عالم میں چرچا کردیا۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے والد گرامی کا نام مولانا ہدایت احمد گنگوہیؒ تھا۔ مولانا ہدایت احمد نے دینی تعلیم حضرت شاہ ولی اللہ کے خاندان سے حاصل کی اور آپ کی روحانی تربیت شیخ غلام علی دہلویؒ کی مرہون منت ہے۔ بتیس سال کی عمر میں ان کا وصال ۱۲۵۲ہجری میں ہوا۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اس وقت سات سال کے ہوں گے۔ پہلے آپ کے دادا قاضی پیر بخشؒ پھر ماموں مولانا محمد تقی صاحبؒ نے آپ کی کفالت کی۔

ابتدائی تعلیم:

بچپن میں ہی بچوں کے کھیل کود سے دلچسپی نہ تھی۔ والدہ ماجدہؒ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ میاں جی قطب بخشؒ سے آپ نے فارسی کی کتب پڑھیں۔ اسی طرح مولانا محمد تقیؒ، مولانا محمد غوثؒ سے

بھی فارسی کی کچھ کتب پڑھیں۔ ابتدائی صرف ونحو مولانا محمد بخش رامپوریؒ سے پڑھیں۔ حزب البحر اور دلائل الخیرات کی اجازت بھی مولانا محمد بخش رامپوری سے آپ کو حاصل ہوئی۔ انہیں کے مشورہ پر آپ عربی کی مزید تعلیم کے لئے دہلی گئے۔

مولانا مملوک علی نانوتویؒ کی شاگردی:

مولانا مملوک علی نانوتویؒ جو مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے والد گرامی تھے۔ وہ اس وقت دہلی میں پڑھاتے تھے۔ اس وقت دہلی میں شاہ عبدالغنی مجددیؒ اور شاہ احمد سعید دہلویؒ اور مولانا مملوک علی نانوتویؒ کی درس گاہوں کا خوب عروج تھا۔ مولانا مملوک علیؒ، مولانا رشید الدین خانؒ کے شاگرد تھے اور وہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

مولانا گنگوہیؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی کی جوڑی... گویا شمس وقمر:

مولانا مملوک علیؒ اپنے قصبہ نانوتہ گئے تو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو تعلیم کے لئے اپنے ہمراہ لائے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ رامپور سے دہلی آئے تو مولانا مملوک علی صاحب نانوتویؒ کے ہاں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ گویا شمس وقمر دونوں کا اکٹھ ہوگیا۔ ذہین شاگرد کو لائق استاذ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک فاضل استاذ بھی ذہین شاگرد کو پاکر خوشی محسوس کرتا ہے۔ اب مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے مولانا مملوک علی صاحبؒ سے تعلیم کیا حاصل کی کہ ان کے فیض سے پورا ہندوستان نہیں، پورا عالم جگمگا اٹھا۔ (یاد رہے سرسید احمد خاں علی گڑھی بھی مولانا مملوک علی نانوتویؒ کے شاگرد تھے)

علماء جانتے ہیں کہ میر زاہد، قاضی، صدرا، شمس بازغہ کتنی مشکل کتابیں ہیں۔ لیکن مولانا گنگوہیؒ اور مولانا نانوتویؒ ان کتابوں کو ایسے پڑھتے تھے جیسے حافظ منزل سناتا ہے۔ فرفر پڑھتے تھے۔ کہیں ترجمہ کی ضرورت ہوتی تو استاذ بتادیتے۔ باقی طلباء نے کہا کہ یہ بے سمجھے پڑھتے ہیں۔ مولانا مملوک علیؒ نے فرمایا میرے سامنے کوئی طالب علم بے سمجھے نہیں چل سکتا۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے مولانا مملوک علی نانوتویؒ کے علاوہ مولانا مفتی صدر الدین آزردہ دہلویؒ سے بھی اکتساب کیا۔ مفتی صاحب، حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ، شاہ عبدالقادر دہلویؒ اور مولانا محمد اسحق دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے حدیث مولانا شاہ عبدالغنی مجددیؒ سے پڑھی۔ حضرت نانوتویؒ بھی آپ کے ہم سبق تھے اور یہ جوڑی اپنی ذہانت اور تقویٰ وطہارت کے لحاظ سے ہر استاذ کی آنکھوں کا تارا بنی رہی۔ شاہ عبدالغنی مجددیؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے طریقہ نقشبندیہ کے متمسک تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شاہ ابوسعیدؒ تھا۔ شاہ عبدالغنیؒ کا سلسلہ نسب وسلسلہ سلوک آٹھویں پشت پر حضرت مجدد الف ثانیؒ سے جا کر ملتا ہے۔ گویا حضرت مجدد صاحبؒ آپ کے بزرگوار تھے۔

تعلیم ومطالعہ میں انہماک:

حضرت گنگوہیؒ نے معقولات کی اکثر کتب، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، معانی وغیرہ حضرت مولانا مملوک علی نانوتویؒ سے پڑھیں۔ صحاح ستہ مکمل حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ سے پڑھیں۔ شرف تلمذ مفتی صدر الدینؒ، مولانا شاہ احمد سعیدؒ، مولانا قاضی احمد دینؒ پنجابی سے بھی رہا۔ آپ کی ذہانت کا اس سے اندازہ کریں کہ آپ کی مدت تعلیم دہلی میں چار سال بنتی ہے۔ اس قلیل عرصہ میں اتنی زیادہ تعلیم کا حاصل کرنا آپ کی کمال ذہانت کی دلیل ہے۔ تعلیم ومطالعہ کے لئے سولہ گھنٹے مقرر کر رکھے تھے۔ آرام، کھانے پینے اور نمازوں کے لئے آٹھ گھنٹے تھے۔ اب جو شخص چوبیس گھنٹوں میں سے سولہ گھنٹے مطالعہ کتب کے لئے وقف رکھے گا اس کے انہماک مطالعہ کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ آپ کے ماموں تین روپے ماہوار آپ کو بھیجتے تھے۔ پورے مہینہ کا تمام خرچہ بمع کھانا آپ اسی سے پورا کرتے تھے۔ آپ کے استغناء کا یہ عالم تھا ایک شخص نے کیمیا بنا کر دکھلا دیا اور نسخہ بھی دے دیا۔ آپ نے کتاب میں رکھ چھوڑا۔ تعلیم مکمل ہونے کے سالہا سال بعد کسی نے پوچھا تو کتاب سے نکال کر دے دیا۔ اس نے نقل کر کے بنایا تو کیمیا بن گیا۔ آپ نے وہ نسخہ پھاڑ دیا۔ فرمایا کہ مجھے اس سے کیا سروکار ہے۔ میرے یہ کس کام کا ہے؟

حضرت گنگوہیؒ کے پہلے شاگرد:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ زمانہ طالب علمی میں چھوٹے درجہ کے طلباء کو پڑھاتے بھی تھے۔ اس پہلی کلاس میں پڑھنے والے ایک طالب علم کا نام ملا محمودؒ تھا۔ جو دارالعلوم دیوبند کے پہلے استاذ تھے۔ جن سے حضرت شیخ الہندؒ نے انار کے درخت کے نیچے پڑھنا شروع کیا تھا۔ دیوبند کے پہلے استاذ محمودؒ اور پہلے شاگرد بھی محمودؒ تھے اور مجھے بھی مولانا مفتی محمودؒ کے صاحبزادہ اور جانشین دیوبند لے کر ان کے قدموں میں پہنچایا۔ یہ پہلے استاذ مولانا گنگوہیؒ کے پہلے شاگرد تھے۔ حضرت گنگوہیؒ نے انچاس سال پڑھایا۔ آپ کے شاگردوں کی آخری جماعت میں آپ کے آخری شاگرد مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ بھی تھے۔ جو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے والد گرامی تھے۔ حضرت گنگوہیؒ کے پہلے شاگرد ملا محمودؒ سے آخری شاگرد مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی تک آپ کے علم کی بہاروں کو جمع کیا جائے تو علم کی دنیا میں ایک ابدی موسم بہار آجائے۔

ماموں زاد سے نکاح:

مولانا محمد تقیؒ آپ کے ماموں تھے اور والد گرامی ودادا مرحوم کے بعد آپ کے کفیل بھی تھے۔ حضرت گنگوہیؒ کی عمر جب اکیس سال کو پہنچی تو ماموں نے اپنی صاحبزادی کا آپ سے نکاح کر دیا۔ اس عمر میں تحصیل علم کے بعد قرآن مجید گھر پر خود یاد کیا۔ (جاری ہے)

تھر کا اصل ماجرا

منور راجپوت

پاکستان کے نقشے پر نظر ڈالیں تو آپ کو انتہائی جنوب مشرق میں صحرائے تھر نظر آئے گا، یہ اپنی وسعت کے اعتبار سے دنیا کا نواں بڑا صحرا ہے۔ انتظامی طور پر یہ علاقہ پہلے ضلع تھر پارکر کہلاتا تھا، پھر اسے تین اضلاع میر پور خاص، عمر کوٹ اور تھر پارکر میں تقسیم کر دیا گیا۔ میرپور خاص بارانی ضلع ہے، یہاں کی زمینیں نہری پانی سے سیراب ہوتی ہیں۔ عمر کوٹ میں دونوں طرح کی زمینیں ہیں ریتیلی بھی اور بارانی بھی۔ البتہ ضلع تھر پارکر میں صرف ریت ہی ریت ہے، ہر طرف مٹی کے ٹیلے ہی ٹیلے نظر آتے ہیں، صرف بھارتی سرحد کے متصل ننگر پارکر کی پٹی میں کچھ چٹانی زمینیں ہیں۔ تھر پارکر میں زیر زمین پانی انتہائی نمکین ہے اور وہ بھی ۱۵۰ سے ۲۰۰ فٹ گہرائی میں جا کر ملتا ہے۔ باجرا اس صحرائی علاقے کی سب سے بڑی فصل ہے، اس کی کاشت بھی بہت زیادہ بارش کی صورت ہی میں ممکن ہوتی ہے۔ تھر پارکر کی آبادی ۱۵ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ مٹھی اس ضلع کا ہیڈ کوارٹر جبکہ ڈیپلو، اسلام کوٹ اور ننگر پارکر معروف قصبے ہیں۔

یہ تھر پارکر کا ایک ہلکا پھلکا تعارف تھا، اب اس معاملے کی طرف بڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان دنوں یہ ضلع ملکی اور عالمی میڈیا کی ہیڈ لائنوں میں آیا ہوا ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق وہاں پر درجنوں بچے خوراک نہ ملنے کی وجہ سے انتقال کر چکے ہیں، جبکہ متاثرہ بچوں کی ایک بڑی تعداد اب بھی ہسپتالوں میں داخل ہے۔ سپریم کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ نے صورت حال کا از خود نوٹس لیا ہے۔ حیرت انگیز طور پر ۸۶ سالہ وزیر اعلیٰ سندھ بھی کچھ حرکت میں آئے ہیں۔

بچوں کی اموات اور امدادی سرگرمیوں کے کچھ ایسے پہلو بھی ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، درجنوں بچوں کی اموات کوئی ایک دو دن میں تو ہوئی نہیں ہوں گی، یہ معاملہ کئی ماہ سے چل رہا ہوگا، آخر اتنا عرصہ خاموشی کیوں رہی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ معاملے کو منظر عام پر لانے کے لئے اموات کا فگر بڑھنے کا انتظار کیا گیا؟ اصل میں اس معاملے کو علاقے میں موجود این جی اوز کی سرگرمیوں کی تناظر میں دیکھا جانا ضروری ہے۔ تھر پارکر پاکستان کا وہ علاقہ ہے، جہاں سب سے زیادہ این جی اوز پائی جاتی ہیں۔ پورے ضلع میں جگہ جگہ این جی اوز کے بورڈ لگے نظر آتے ہیں۔ ”عالمی برادری“ کی جانب سے تھر کے پسماندہ لوگوں کے لئے دل کھول کر امداد دی جاتی ہے، اسی وجہ سے یہ علاقہ این جی اوز کے لئے سونے کی کان ہے۔ کراچی اور اسلام آباد میں تھر کے مسائل اور ثقافت پر سیمینار وغیرہ ہوتے رہتے ہیں، جس کے شرکاء کی اکثریت غیر ملکی سفارتی اہلکاروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ تصویر کا یہ رخ کتنا بھیانک ہے کہ تھر کے نام پر لاکھوں ڈالر وصول کرنے والی این جی اوز اس علاقے پر ایک ڈھیلا بھی خرچ کرنے کی روادار نہیں۔ این جی اوز کے کرتا دھرتا تو کروڑ پتی بن گئے مگر تھر کے عوام آج بھی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔

ان این جی اوز کی زیادہ تر سرگرمیاں اسلام آباد کے فائیو اسٹار ہوٹلوں تک محدود ہیں مگر کبھی کسی ڈونر کی زیادہ جیب کاٹنے کے لئے اسے تھر کا وزٹ کرانا پڑ جائے تو اس کا بھی خاطر خواہ ”بندوبست“ کر لیا جاتا ہے۔ آناً فاناً میڈیکل کیمپ لگ جاتے ہیں، فنی تربیت کے مرکز کھل جاتے ہیں، میٹھے پانی کے ٹینکر پہنچ جاتے ہیں اور پھر مہمانوں کی رخصتی کے ساتھ ہی سب کچھ پہلے جیسا ہو جاتا ہے، میڈیکل کیمپ رہتا ہے اور نہ فنی تربیت کا مرکز تھر میں این جی اوز کا سارا کام جھوٹ اور فریب پر چل رہا ہے۔ یہ تنظیمیں ایسے ایشوز کی تلاش میں رہتی ہیں جس سے ان پر ڈالروں کی بارش ہو سکے۔ بچوں کی اموات کا ایشو بھی سابقہ معاملات کی طرح پلان لگتا ہے۔ اس

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

معاملے پر ڈاکومنٹریاں بن کر بیرون ملک جاچکی ہیں، اسلام آباد کے ایئرکنڈیشنڈ ہالوں میں غیر ملکیوں کو پریزینٹیشن دی جارہی ہے، دھڑا دھڑ چیک کٹ رہے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ تھر میں بچوں کی اموات کا سرے سے کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں ہے۔ بلاشبہ بچوں کی اموات ہورہی ہیں مگر اس کا سبب اور حل وہ نہیں ہے جس کا ڈھول پیٹا جارہا ہے۔ اموات کے بارے میں پیش کئے جانے والے اعداد و شمار بھی مشکوک ہیں، جبکہ یہ بھی ذہن میں رہنا چاہئے کہ یہ اموات ہفتے دو ہفتوں میں نہیں بلکہ کئی ماہ کے دوران ہوئی ہیں۔ کہا جارہا ہے بچوں کی اموات خوراک کی کمی کے باعث ہوئیں۔ یہ آدھا سچ ہے، پورا سچ یہ ہے کہ خوراک کی کمی کے ساتھ ساتھ طبی سہولتوں کا فقدان اور وہاں کا مقامی کلچر بھی ان اموات کا سبب ہے۔ بے شک ضلع تھرپارکر پاکستان کا سب سے پسماندہ علاقہ ہے۔ فصلیں یہاں نہیں ہوتیں، ذرائع معاش ناپید ہیں، اس لئے لوگ انتہائی بُری حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ تھر کے مسائل کا حل کیا ہے؟ ایک حل تو وہ ہے جو آج کل اپنایا جارہا ہے، یعنی لوگوں کی نقد اور اشیائے خورد و نوش کی شکل میں مدد کرنا، اس طریقے سے لوگوں کو وقتی طور پر تو ریلیف مل جاتا ہے مگر یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ چند کلو آٹا اور پانچ دس ہزار روپے ایک گھرانے کے لئے کتنے عرصے تک کافی ہوگا؟ اور اس کے ختم ہونے پر پھر وہی خوراک کا بحران جبڑے کھولے کھڑا ہوگا۔

تھر کے مسائل کا حل چند ہفتوں کی امدادی مہم سے نہیں نکالا جاسکتا، عوام کو مستقل طور پر ریلیف دینے کے لئے بڑے سیاسی اور انتظامی فیصلوں کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا خطہ جہاں دور دور تک ہسپتالوں کا وجود نہ ہو وہاں دو چار روز کا میڈیکل کیمپ کیا کرسکتا ہے؟ قادیانیوں اور عیسائی اداروں نے وہاں پر کئی ہسپتال کھول رکھے ہیں، جو دراصل ان کے تبلیغی مراکز ہیں۔ ضلعی ہیڈکوارٹر مٹھی میں ۲۰ ایکڑ پر پھیلا ہوا قادیانیوں کا الہدیٰ ہسپتال محض پریس ریلیزوں کے ذریعے ''قادیانی فتنے'' کی روک تھام کرنے والی جماعتوں سے بہت کچھ کہہ رہا ہے۔ ان ہسپتالوں سے مسلمان تو دور رہتے ہی ہیں، اکثریتی ہندو برادری بھی ان ہسپتالوں میں جاتے ہوئے گھبراتی ہے۔ دوسری طرف سرکاری ہسپتال ناپید ہیں، اگر خاطر خواہ طبی سہولتیں میسر ہوتیں تو شاید بچوں کی حالت اتنی بُری نہ ہوتی۔ حکومت کو ایک بڑے پیکیج کے تحت ضلع بھر میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں تعمیر کرانی چاہئیں۔

میٹھے پانی کی قدر تھر جاکر ہوتی ہے۔ ضلع کا یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ نوکوٹ سے مٹھی تک میٹھے پانی کی لائن بچھائی گئی ہے مگر یہ ناکافی ہے۔ مٹھی میں تو ویسے ہی سرمایہ دار بیٹھے رہتے ہیں یا پھر سرکاری افسر، یہ تو خرید کر بھی میٹھا پانی پی سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کا ہے، چونکہ پانی کافی گہرائی میں ہوتا ہے، اس لئے کھدائی پر بہت زیادہ خرچہ آتا ہے، جو وہاں کے لوگ برداشت نہیں کرپاتے۔ حکومت اور فلاحی اداروں کو منرل واٹر کے پیکٹ تقسیم کرنے کی بجائے وہاں کنویں کھدوانے کی مہم پر سوچنا چاہئے۔ اس ضمن میں کراچی کے سابق ناظم نعمت اللہ خان نے خاصا کام کیا تھا دیگر فلاحی اداروں کو بھی پیاسوں کو پانی پلانے کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔

ضلع تھرپارکر میں معاشی ذرائع بہت کم ہیں۔ وہاں کے عوام کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے حکومت کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے معاش کے ذرائع پیدا ہوں۔ گلہ بانی کو فروغ دے کر بھی عوام کی کمر کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ تھر جائیں تو ایسا لگے گا جیسے آپ کئی صدیاں پیچھے لوٹ گئے ہیں۔ وہاں کے عوام آج بھی غلاموں جیسی زندگی گزار رہے ہیں۔ ارباب خاندان برسوں سے اس خطے پر حکمرانی کرتا رہا لیکن اس نے عوام کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی بجائے غلام بنائے رکھنے کو ترجیح دی۔ اس بار پیپلز پارٹی نے یہاں سے ارباب خاندان کو بے دخل کردیا ہے لیکن اس کی ترجیح بھی صرف ووٹ لینا تھی وہ اسے مل چکے، اب وہ کیوں اس خطے پر ہمدردی کی نظر ڈالے گی۔ بلاول زرداری جس کا چھوٹے چھوٹے واقعات پر نوٹ آجاتا ہے، تھر کے بچوں کی اموات پر ابھی تک کوئی نوٹ نہیں آیا، انہوں نے سندھ کی ثقافت تو بچالی مگر عوام مرگئے...... (روزنامہ اسلام کراچی، ۹ مارچ ۲۰۱۴ء)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

وفاق المدارس کے زیر اہتمام

ملک گیر اجتماعات

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

وطن عزیز پاکستان میں دینی مدارس کی شکل میں اللہ رب العزت کی ایسی نعمت موجود ہے جس پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ یہ دینی مدارس اسلام کے قلعے، دین مبین کی حفاظت واشاعت کے مراکز، قرآن وسنت کے ساتھ لوگوں کی وابستگی کا ذریعہ اور نسل نو کو اسلامی تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنے کے مراکز ہیں۔ دینی مدارس کے سب سے قدیم، معیاری اور منظم ادارے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے دینی مدارس کے اس سلسلے کو مزید منظم، بہتر، مربوط اور معیاری بنانے میں جو کردار ادا کیا وہ بلاشبہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ یہ دینی مدارس جہاں ہمیشہ اسلام پسندوں کے لیے عقیدت ومحبت کے مراکز رہے ہیں۔ لوگوں نے خود روکھی سوکھی کھا کر مدارس دینیہ کی شمعیں فروزاں رکھیں۔ اپنے بچے بھی مدارس کو دیئے اور محنت ومزدوری سے کمایا ہوا مال ودولت بھی مدارس کی تعمیر وترقی کے لیے لٹاتے رہے۔ دوسری طرف بعض ایسے عاقبت نا اندیش لوگ بھی ہمارے معاشرے کا حصہ رہے جو غیروں کی ایماء پر مدارس دشمنی اور مدارس دینیہ کے خلاف مختلف قسم کی سازشوں اور شرارتوں میں مصروف عمل رہے۔ گو بارہا تند وتیز آندھیاں چلیں لیکن وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے باد مخالف کی تندی سے گھبرائے بغیر جہالت کی تاریکیوں اور بے دینی کے ویرانوں میں اپنا چراغ جلائے رکھا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا یہ مبارک سفر گزشتہ ساٹھ برسوں سے جاری وساری ہے۔ ان ساٹھ برسوں کے دوران عجیب نشیب وفراز آئے، حالات کے دریا میں کئی مدوجزر دیکھے گئے لیکن مدارس دینیہ نے قرآن وسنت کے علوم کو بانٹنے کی محنت ہمیشہ جاری رکھی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مدارس دینیہ کے نظام میں بہتری آتی گئی۔ نائن الیون اور افغانستان میں طالبان کے ظہور کے بعد مدرسہ عالمی توجہ کا مرکز ہی نہیں بنا بلکہ استعماری اور طاغوتی قوتوں کا ہدف بھی بن کر رہ گیا۔ اس طرح وفاق المدارس کے اکابر کو دوہری لڑائی لڑنی پڑی۔ ایک طرف دینی مدارس کے نظام ومعیار کی بہتری، نصاب تعلیم کی کانٹ چھانٹ، وسائل کی فراہمی، تعمیر وترقی ارباب مدارس کی ذمہ داریوں میں شامل تھی تو دوسری طرف بے بنیاد پروپیگنڈہ، ہر طرف سے تنگ ہوتا ہوا گھیرا، حکومتی ایوانوں میں تشکیل پانے والے منصوبے، استعماری قوتوں کی مہم جوئی، ادھر پرویز مشرف جیسے حکمران ظلمت بعضہا فوق بعض کا منظر پیش کر رہے تھے۔ ایسے میں وفاق المدارس کے قائدین مدارس دینیہ کی کشتی کو تلاطم خیز موجوں میں سے بحفاظت بچا کر لے گئے۔

وفاق المدارس نے چھ عشروں پر محیط اپنا طویل سفر جب مکمل کیا تو وفاق المدارس کے قائدین اور مجلس عاملہ کے اراکین نے مدارس دینیہ کے ساتھ لوگوں کا رشتہ مزید استوار کرنے، مدارس دینیہ کے فضلاء اور طلباء کی حوصلہ افزائی، مدارس دینیہ کے منتظمین اور اساتذہ کے باہمی روابط کو مزید بہتر بنانے، مدارس دینیہ کے خلاف جاری پروپیگنڈہ کے توڑ، مدارس کے کردار وخدمات سے عوام الناس کو آگاہ کرنے اور دشمن کے سامنے مدارس دینیہ کا حقیقی نقشہ پیش کرنے کے لیے عالمی اجتماع کے انعقاد کی تجویز پر غور وخوض شروع کیا۔ ابتدائی طور پر اس اجتماع کے انعقاد کا فیصلہ بھی ہو گیا لیکن بوجوہ اس اجتماع کے انعقاد کی حکمت عملی تبدیل کرنا پڑی۔ ایک طرف مذکورہ بالا مقاصد کا حصول بھی وقت کی اہم ترین ضرورت تھی اور دوسری طرف بیک وقت اہل حق کی ساری قوت کو ایک جگہ جمع کرنا ممکن بھی نہ تھا ایسے میں اس ایک اجتماع کا دائرہ پھیلا کر اسے سات ملک گیر اجتماعات کی شکل دے دی گئی۔ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے ملک بھر میں سات اجتماعات کے انعقاد کا اعلان کر دیا جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

پہلا اجتماع...... پنجاب: ۲۰ر مارچ بروز جمعرات صبح دس بجے بمقام قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان۔

ایصال ثواب کی اپیل

☆......حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ العالی کے مرید اور مدرسہ امام ابو یوسفؒ (شادمان ٹاؤن) کے استاذ مولانا محمد عرفان (بلدیہ ٹاؤن) کے والد گرامی جناب سید محمد رفیق صاحب قضائے الٰہی انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلدیہ کے مخلص ساتھی مولانا عبدالستار اور بھائی تاج حسین کے والد محترم حاجی عبدالمنان صاحب بھی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قارئین سے مرحومین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے۔

دوسرا اجتماع...... سندھ: ۲۳/ مارچ بروز اتوار بمقام جامعہ دارالعلوم کراچی (سندھ)

تیسرا اجتماع...... بلوچستان: ۲۵/ مارچ بروز منگل بمقام جامعہ امدادیہ سریاب مل کوئٹہ۔

چوتھا اجتماع...... خیبر پختونخواہ: ۲۷/ مارچ بروز جمعرات بمقام جامعہ عثمانیہ پشاور۔

پانچواں اجتماع...... آزاد کشمیر: ۳۱/ مارچ بروز پیر بمقام یونیورسٹی گراؤنڈ مظفر آباد آزاد کشمیر۔

چھٹا اجتماع...... گلگت بلتستان: گلگت (تاریخ ابھی طے نہیں ہوئی)

ساتواں اجتماع...... اسلام آباد: ۲۱/ اپریل بروز پیر بمقام کنونشن سنٹر اسلام آباد۔

اسلام آباد میں منعقد ہونے والا اجتماع عالمی نوعیت کا ہوگا۔ ان اجتماعات میں علماء و مشائخ، قومی و ملی زعماء، ارباب علم و قلم، وکلاء، یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز، بیوروکریٹس اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کو ان اجتماعات میں شرکت کی دعوت دی جائے گی اور انہیں مدارس دینیہ کے کردار وخدمات سے آگاہ کیا جائے گا۔

ان اجتماعات کے انعقاد کے حوالے سے مشاورت اور تیاریوں کا سلسلہ جاری ہی تھا کہ اسی اثناء میں قومی سلامتی پالیسی کا مسودہ سامنے آگیا جو پرانے جال اور نئے شکاری کا مصداق تھا۔ اس مسودے میں دینی مدارس کے بارے میں استعماری قوتوں کے دیرینہ ایجنڈے کو ایک مرتبہ پھر کمال ہوشیاری سے پیش کیا گیا ہے۔ اس ایجنڈے میں مدارس دینیہ کے حوالے سے جن مذموم عزائم کا اظہار کیا گیا ہے ان پر اندرون وبیرون ملک تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے یوں وہ ملک گیر اجتماعات جو پہلے محض دینی مدارس کے تعارف اور مدارس دینیہ کے کردار وخدمات سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لیے انعقاد پذیر ہو رہے تھے اب وہ اجتماعات دینی مدارس کی بقاء اور دفاع اور مدارس دینیہ کی حریت فکر و عمل اور آزادی وخودمختاری کے تحفظ کے عہد کی تجدید کے استعارے کے طور پر بھی انعقاد پذیر ہوں گے۔ ان اجتماعات کی تیاریوں کے حوالے سے ملک بھر میں مشاورتوں، ملاقاتوں، دوروں، اجلاسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر کوئی اپنی بساط سے بڑھ کر ان اجتماعات کی کامیابی کے لیے دامے درمے سخنے قدمے تعاون کر رہا ہے......

اس سلسلے میں ارباب مدارس سے درخواست ہے کہ وہ اجتماعات کی کامیابی کے لئے دعاؤں، ذکر و اذکار اور اوراد ووظائف کا اہتمام فرمائیں

☆......اپنی، اپنے ادارے کے اساتذہ و شیوخ الحدیث، بڑی عمر کے طلباء اور دیگر متعلقین و معاونین کی شرکت کو یقینی بنائیں۔

☆......اپنے علاقے کے جملہ علماء، طلباء، خطباء، وکلاء، تاجروں، ارباب علم ودانش اور اہل قلم حضرات سے رابطے فرما کر انہیں مدارس کے کردار و خدمات سے متعارف کروائیں اور ان اجتماعات میں شرکت پر آمادہ کریں۔

☆......اپنے علاقوں میں ان اجتماعات کی تشہیر کے لئے اشتہارات، پینا فلیکس، بینرز اور اخباری بیانات کا تسلسل کے ساتھ اہتمام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ ☆☆☆

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردیدِ قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت کامل ۶ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا انداز تحریر، خوبصورت جلد، جاذب نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: 1200 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸/ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

۳۳ویں سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم

رپورٹ: فیض اللہ خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے 33ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس 7مارچ 2014ء کو ایم اے جناح روڈ متصل جامع مسجد ختم نبوت پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز نماز عشاء کے فوراً بعد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد عاصم انڈھڑ نے حاصل کی مشہور و معروف نعت خواں محمد زمان جلبانی، اور کفایت اللہ نے ابتدائی نعتیں پیش کیں، ان کے بعد سندھ کے مایہ ناز نعت خواں الحاج امداداللہ پھلپوٹو نے حمد، نعت، مدح صحابہ، عقیدہ ختم نبوت، تردید قادیانیت پر نظمیں پیش کر کے مجمع کو گرما دیا۔

جمعیت علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے راہنماء مولانا عبدالغفور مینگل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد، خیر پور، نوابشاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے خطابات کیے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت اقدس مولانا محمد اعجاز مصطفےٰ نے کہا کہ قادیانیوں کو ہم نے ہمیشہ اسلام کی دعوت دی ہے اور اب بھی انہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں ہمارے بھائی بن جائیں اور اگر یہ صورت اختیار نہیں کر سکتے تو 1974ء میں قومی اسمبلی میں کیے گئے فیصلے کو تسلیم کریں اور خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں، انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کے بارے میں اعلیٰ عدالتوں نے لکھا ہے کہ قادیانی، مرزا غلام احمد کے منکر کو کافر گردانتے ہیں، ان عقائد اور اعمال پر رہتے ہوئے قادیانیوں کے لئے کوئی مسلمان کوئی نرم گوشہ نہیں رکھ سکتا۔ مولانا محمد اعجاز مصطفےٰ نے کہا کہ گزشتہ سال اسی مقام پر شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمیؒ ہمارے ساتھ تھے آج اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں، انہیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خاتمے کی فکر لاحق تھی، وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر پروگرام میں خود کہا کرتے تھے کہ فقط حاضری لگوانے حاضر ہوا ہوں اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ اللہ پاک حضرت والا کو ختم نبوت سے محبت کی نسبت سے جنت الفردوس عطا فرمائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سال کے بارہ مہینے، ہر مہینے کے چار ہفتے، ہر ہفتے کے سات دن اور ہر دن کے چوبیس گھنٹے بیدار ہیں، قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانیوں کی سرکوبی کو جاری رکھیں گے، ہم مکمل پُرامن ہیں معاملہ تب خراب ہوتا ہے جب مظلوم کو اس پر کیے جانے والے ظلم کا بدلہ نہیں ملتا، اس وقت مسلمان مظلوم ہیں اور قادیانی ظالم ہیں، قادیانی رسول اللہ سے بغاوت کرنے کے باوجود خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں یہ سب چیزیں مسلمان کیسے برداشت کرلیں گے؟ مولانا طوفانی نے کہا کہ حکومت اپنے بنائے ہوئے قوانین پر تو کم از کم عمل پیرا ہو؟ 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا جسے قادیانیوں نے اعلیٰ عدالتوں میں چیلنج کیا جس پر اعلیٰ عدالتوں نے فیصلے دیئے کہ یہ آرڈیننس بالکل ٹھیک ہے کہ کسی قادیانی کو مسلمان کہلوانے، مسجد بنانے، اپنے گھر پر کلمہ لکھوانے، یا کوئی ایسی چیز استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جس سے ان کے مسلمان ہونے کا شبہ ہو، اب یہ آرڈیننس قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے حکومت قادیانیوں کو ان قوانین کا تو پابند بنائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان میں خود ہی شرارت کرتے ہیں پھر جب ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی جاتی ہے تو وہ لندن، یورپ کا ویزا لے کر وہاں پاکستان کو بدنام کرتے ہیں، قادیانی کسی قیمت پر پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہیں وہ اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں جس قوم کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے بانی پاکستان محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا اور بیانگ دہل کہا کہ "مجھے کافر حکومت کا مسلم وزیر یا مسلم حکومت کا کافر وزیر سمجھ لو جنازہ نہیں پڑھوں گا" اس قوم سے تعلق رکھنے والا ہر فرد کیوں کر پاکستان کا وفادار ہو سکے گا؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قومی سلامتی پالیسی کی آڑ میں مدارس کے خلاف کارروائی نہیں ہونے دیں گے دینی مدارس اسلام کے مضبوط قلعے ہیں، ان کے خلاف کارروائی پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا، ہمارے حکمرانوں کو سکندر مرزا

کا انجام یاد رکھنا ہوگا کہ وہ کہتا تھا کہ علماء کو سونے کی کشتی میں بٹھا کر سمندر برد کردوں گا، پھر دنیا نے دیکھا وہ ایران کے ایک ہوٹل میں برتن دھو رہا تھا اور علماء اب تک سلامت ہیں اور قیامت تک رہیں گے، امریکہ کسی صورت میں مسلمانوں کے ساتھ خوش نہیں ہوگا قرآن کا فیصلہ ہے کہ یہود و نصاریٰ تم سے کسی صورت میں راضی نہیں ہوں گے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ سندھ کا بیان اسلام دشمنی کی عکاسی کرتا ہے، یہ دینی مدارس جہاں غریب، یتیم، معذور بچے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں یہ بات حکمرانوں کو پتہ نہیں کہ بعد نماز عشاء دینی مدارس میں سورہ یٰسین شریف کا ورد ہوتا ہے اس میں ملک کی سلامتی اور بقا کی دعائیں کی جاتی ہیں اور اب تک یہ ملک کا قائم رہنا ان یتیم غریب طلباء کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چولی دامن کا تعلق ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام قائدین ان ہی مدارس کے فارغ التحصیل تھے، تمام مبلغین ان ہی مدارس کے فیض یافتہ ہیں، انہوں نے اعلان کیا کہ دینی مدارس کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن کے ہر فیصلے پر لبیک کہے گی اور ان کے ساتھ ہوگی لیکن دینی مدارس کی خود مختاری اور آزادی پر کوئی قدغن برداشت نہیں کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر، کانفرنس کے داعی حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی نے انتہائی مختصر خطاب میں کہا کہ انشاء اللہ جب تک زندگی کے لمحات باقی ہیں عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کی خاطر کسی مصلحت کا شکار ہوئے بغیر سربکف رہوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں مصلحت کا شکار ہونا یا کسی کی ناراضگی کو مدنظر رکھنا میں اسے کفر سمجھتا ہوں، توہین رسالت کے مقدمات کے مسئلوں پر کبھی کوئی مصلحت سامنے نہیں لایا اور اپنے بچوں کو بھی یہی تربیت دی ہے کہ حکومت ہو یا اپنے ہوں اگر اس ناموس رسالت کے مسئلے پر نرمی یا مصلحت کی دعوت دیں تو اس کی پرواہ کیے بغیر رسول اللہ سے وفاداری نبھانا، تحفظ ناموس رسالت کا کام پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں سے بھرا ایک راستہ ہے اس پر چل کر اپنے پاؤں زخمی کروا کر ہی رسول اللہ کی شفاعت حاصل ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کا آنا قبول فرمائے۔ آمین۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم کی قراردادیں

☆ یہ سالانہ عظیم الشان اجتماع سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ سے انتہائی عاجزی اور تذلل سے استدعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو سلامت رکھے، اور موجودہ دور کے خطرناک فتنوں سے اس کی حفاظت فرمائے۔

☆ یہ اجتماع دنیا بھر کے مسلمانوں سے عموماً اور پاکستان کے باسیوں سے خصوصاً استدعا کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی انڈر گراونڈ سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں اور ان کے پوشیدہ ہتھکنڈوں سے آگاہ ہونے کی کوشش کریں۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنا کر مرتد کی شرعی سزا نافذ کرے۔

☆ ہم یہ جانتے ہیں کہ قادیانیوں کو پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور قادیانی اس آئین کو ماننے سے انکاری ہیں اور سرے سے پاکستان کے وجود کے ہی انکاری اور عقیدے کے طور پر اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں ایسی قوم کو پاک فوج میں شامل کرنا ملک کیساتھ بددیانتی ہے، جبکہ پاک فوج کا موٹو ایمان تقویٰ کیساتھ ”جہاد فی سبیل اللہ“ ہے اور قادیانیوں کے ہاں جہاد حرام ہے۔ اس اجتماع کے حوالے سے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پاک فوج کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے ان لوگوں کو فوری طور پر پاک فوج سے نکالا جائے۔

☆ ملک کی بیوروکریسی جس کے ہاتھوں میں ملک کی شہ رگ ہے، اس بیوروکریسی میں اکثریت قادیانی افسران کی ہے جو انتہائی قابل نفرت اور قابل مذمت فعل ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ملک کی بیوروکریسی سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ بنوری ٹاؤن کا چولی دامن کا تعلق ہے قائد تحریک ختم نبوت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے قائم کردہ اس دینی ادارے کو دہشت گردی کا سامنا رہا ہے، مولانا حبیب اللہ مختار، مفتی عبدالسمیع کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ان کے بعد بالترتیب مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مفتی فخر الزمان اور اب ماضی قریب میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے مفتی عبدالمجید دین پوری کو دن دہاڑے شہید کیا گیا، حکومت ان علماء کرام کے قاتلوں کی گرفتاری کو یقینی بنائے۔

☆ اسلامی شقوں اور انسداد توہین رسالت کی دفعات کو آئین پاکستان سے ختم کرانے کے مطالبے کو ہم مسلمان یکسر مسترد کرتے ہیں، حکمرانوں کی جانب سے کی جانی والی ترامیم یا اس قانون کو غیر فعال کرنے کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

☆ قادیانی ٹی وی چینلز ”مسلم ٹی وی“ ون اور ٹو جو دن رات مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں حکومت ان پر پابندی عائد کرے اور پیمرا اس کے لائسنس منسوخ کرے۔

☆ یہ اجتماع ماتحت عدالتوں، ہائی کورٹ میں تیس سال سے توہین رسالت، توہین قرآن، توہین صحابہ، امتناع قادیانیت لاء کے تحت جتنے مقدمات قادیانی سازشوں کی وجہ سے التوا کا شکار ہیں چیف جسٹس صاحب انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے سوموٹو اختیارات استعمال کرتے ہوئے ان مقدمات کو جلدی نمٹانے کے آرڈر جاری کریں۔

☆ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر گوہر شاہی کے چیلوں کی امدادی سرگرمیوں پر پابندی لگائے اور اس کی تنظیموں کو کالعدم قرار دے۔

☆ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کی بیٹی مظلوم ڈاکٹر عافیہ صدیقی جو عرصہ دراز سے امریکی غنڈوں کی جیل میں قید ہے اسے رہائی دلوائی جائے۔

☆ جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا چیلہ ملعون زید حامد مختلف ٹی وی چینلز پر خود کو اسلام کا نمائندہ ظاہر کرتا ہے حالانکہ یہ شخص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے قتل میں نامزد ملزم ہے حکومت اسے گرفتار نہ کرکے قاتلوں کی سرپرستی کر رہی ہے، ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر زید حامد کو گرفتار کرکے سزا دی جائے۔

☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دوسری اقلیتوں کی ملکیتوں کی مانند قادیانی اقلیتوں کے تمام اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لئے جائیں، اور قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے تا کہ بدترین گستاخ رسول قادیانیوں کا حرمین میں داخلہ روکا جاسکے۔

☆ یہ اجتماع علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کیلئے ہر ماہ کا کم از کم ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر بیان کریں۔

☆ یہ اجتماع جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما، جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے انکی تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ سے دعا گو ہے کہ اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے دیرینہ ساتھی حاجی محمد حسن مکرانی، اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے اکاؤنٹنٹ مولانا محمد علی صدیقی کے برادر جمال عبدالناصر شاہد، جمعیت علماء اسلام کے مرکز راہنما مولانا راشد ہالیجوی، کوٹری کے سرگرم ساتھی زمان خان کے صاحبزادے اور ٹنڈو آدم کے سرگرم ساتھی الطاف بروہی کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا اور پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔☆

نعتِ سرورِ کونین ﷺ

اے نبی، اے سرورِ کونین، اے عالی جناب ﷺ
آپ ہی قصرِ وفا ہیں، آپ ہی الفت کا باب
عقلِ کل بھی آپ ہیں ختم الرسل بھی آپ ہیں
اے نبی، امی لقب، اے صاحبِ اُم الکتاب
آپ ہی ابرِ سخا ہیں، آپ ہی بحرِ کرم
ورنہ ہر پل تشنگی ہے، چار سو ریگ و سراب
بے مثال و بے بدل، بے عیب ہیں بے داغ ہیں
سیرتِ اقدس نرالی ہے تو صورت لاجواب
بنتِ حوا کو روائے عزت و عفت ملی
ابنِ آدمؑ کو ملا اس در سے درسِ انقلاب
ذرۂ بے نام تھے انسان تو بے دام تھے
آپ کے تلووں تلے آکر بنے ہیں آفتاب
بوبکرؓ بھی پاس، روضے میں عمرؓ بھی ساتھ ہیں
خوب ہے تیری پسند اور بے بدل ہے انتخاب
ذاتِ اقدس آپ کی جانِ حقیقت اے نبیؐ
ہم تو بس اک خواب ہیں پانی پہ ہو جیسے حباب

ساحل کوھستانی

قادیانی ہمارے دین وایمان کے دشمن ہیں: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

ختم نبوت کانفرنس محراب پور میں خطاب

محراب پور (رپورٹ: مفتی سید حماد اللہ ہالانوی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور ضلع نوشہرو فیروز کی جانب سے ۱۰؍مارچ ۲۰۱۴ء کو جامع مسجد سنی محراب پور میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ختم نبوت سکھر ونواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے خصوصی کردار ادا کیا۔ کانفرنس کے لئے ملک کے مشہور ومعروف مبلغین، جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخوا کے لیڈر، وفاق المدارس العربیہ کے مسؤل، ایم پی اے مفتی کفایت اللہ، شاہین ختم نبوت استاذ محترم مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری کامران احمد اور سندھ کے مقامی علماء کرام کو مدعو کیا گیا۔

استاذ محترم شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا اکرم طوفانی طبیعت کی ناسازی کی بنا پر کانفرنس میں نہ آسکے، مرکز کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر، جانشین مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ مسئلہ استاذ محترم مولانا اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم کو آنے کا کہا گیا، تقریباً دن ۱۲ بجے مولانا تجمل حسین کا راقم الحروف کو فون آیا کہ آپ کے استاذ حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ کراچی سے تشریف لا رہے ہیں، آپ حضرت سے رابطہ میں رہیں اور آپ کے ذمہ ہے کہ ہالانی سے محراب پور ان کو لے کر آئیں، ہم انتظامات کے حوالے سے محراب پور میں ہیں۔

تقریباً ۸ بجے ختم نبوت کراچی کا وفد استاذ مولانا محمد اعجاز صاحب کی قیادت میں ہالانی پہنچا، دیگر رفقاء میں صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی، بھائی انوار الحسن اور بھائی محمد طارق سمیع شامل تھے۔ راقم الحروف نے ہالانی اسٹاپ پر وفد کا استقبال کیا، پھر جامعہ اسلامیہ دار الفضل میں حضرات تشریف لائے، جہاں پر جامعہ کے مہتمم خانقاہ دستگیریہ نقشبندیہ ہالانی کے سجادہ نشین والد محترم حضرت مولانا ڈاکٹر سید نثار احمد شاہ صاحب نے ان حضرات سے ملاقات کی اور شکریہ ادا کیا۔ مختصر نشست میں چائے پی کر جمعیت علماء اسلام اور ختم نبوت ہالانی کے رہنماؤں کے ہمراہ محراب پور کے لئے روانہ ہوئے۔ محراب پور میں مولانا تجمل حسین پہلے سے موجود تھے جو راقم الحروف کی گاڑی میں سوار ہوئے جن کے ساتھ جامع مسجد میں پہنچے تو وہاں پر ختم نبوت وجمعیت علماء اسلام محراب پور کے امیر مولانا عبدالصمد ہالیجوی، مولانا یٰسین، مفتی خالد ودیگر مقامی علماء نے ان کا پرتپاک استقبال کیا، کچھ دیر بعد استاذ محترم مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے بیان شروع کیا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد استاذ محترم نے کہا کہ اس کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے آنا تھا، لیکن یہ حضرات طبیعت کی ناسازی کی بنا پر تشریف نہ لاسکے، مجھے اچانک حکم ہوا اس کے بعد طویل سفر کرکے آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں، میں خطیب بھی نہیں ہوں، نہ خطیبانہ انداز ہے، میں ایک مدرس اور لکھنے لکھانے کا کام کرتا ہوں، درسی انداز میں کچھ باتیں عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ حضرات بڑے خوش قسمت لوگ ہیں کہ آپ سب یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی نسبت سے جمع ہوئے ہیں، بس یہی مقصد ہے، اسی مقصد اور نسبت کو تازہ کرنے کے لئے ہم اور آپ یہاں آئے ہیں، اگر یہی نیت ہوگی تو جب تک ہم یہاں پر بیٹھیں گے ہمارا پورا وقت عبادت میں لکھا جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ تم جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا، وہ جو آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں، ان میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں، وہ لوگ کم تر اور کمینے لوگ ہیں، ایک مومن کی اللہ اور اس کے رسول کے دشمن سے کبھی بھی دوستی نہیں ہوسکتی، چاہے وہ اس کے والدین یا اولاد کیوں نہ ہوں، ظاہر داری کا ایمان بھی کافی نہیں ہے بلکہ دل وجان سے آپ سے محبت کرنا ضروری ہے، یہ کمزور ایمان ہے کہ پیسے والے لوگوں کو دیکھ کر کوئی اپنا ایمان بیچ دے، آج

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

کل تو ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان دودھ کے ڈبوں پر بک جاتا ہے، قادیانی ہمارے دین وایمان کے دشمن ہیں، ہماری ایمانی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم قادیانیوں سے نہ ملیں اگر چہ وہ ہمارا بھائی کیوں نہ ہو اس لئے کہ قادیانی کبھی بھی ہمارا دوست نہیں ہوسکتا، ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

میرے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے تھے کہ ہر قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کی چلتی پھرتی تلوار ہے۔ آج کل تو قادیانیوں کے بڑے، اپنے چھوٹوں کو کہتے ہیں کہ مرزا کی کتابیں نہ پڑھو اس لئے کہ اس کی کتابوں میں اتنی گالیاں لکھی ہوئی ہیں کہ پڑھنے والوں کو مرزا کی شرافت پر شک ہوجاتا ہے کہ اتنی گالیاں تو ایک شریف انسان بھی نہیں دیتا، چہ جائے کہ ایک نبوت کا دعویٰ کرنے والا اپنی کتابوں میں اتنی گالیاں لکھ رہا ہے اب تو مرزا کی کتابوں کو پڑھنے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ قادیانی کوئی بھی ہو اس کے مشن میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ وہ پہلے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے، پھر ملازمت کرتا ہے، اس لئے آپ سب قادیانیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کی چالوں مکرو فریب سے سادہ لوح مسلمانوں کو بچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

حضرت استاذ محترم کے بعد جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخواہ کے قائد حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے تفصیلی طور پر خطاب کیا، آخر میں قاری کامران احمد کے بیان پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ ختم نبوت کراچی کے وفد کے ساتھ راقم الحروف اور ہالانی کے رہنما محراب پور سے ہالانی پہنچے۔ استاذ محترم مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ سے دعائیں لے کر ان کو رخصت کیا۔ ☆☆

مسلک دیوبند کے پاسبان

علامہ مولانا عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالستار گورمانی

شمع بجھ کر رہ گئی روشن سماں جاتا رہا
جس کے دم سے رونقیں تھیں وہ جواں جاتا رہا

علماء وصلحا کے تذکروں میں ہم اپنے اسلاف کی نکھری شخصیتوں کو دیکھتے، ان کے تقویٰ، دیانت وامانت اور خلوص کے واقعات پڑھتے سنتے ہیں تو مادہ پرستی کے اس دور میں حیرانی ہوتی ہے کہ ان پاک ہستیوں میں نمونہ اسلاف، تحفظ ناموس صحابہ واہل بیتؓ کے سرخیل، دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز فرزند حضرت قبلہ علامہ عبدالستار تونسویؒ کا وجود اس دھرتی پر انعام الٰہی تھا، آپ کی ذات گرامی کو اللہ رب العزت نے کئی خوبیوں سے نوازا تھا، اس وقت برصغیر میں آپ شیخ العرب والعجم کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ تنظیم اہل سنت کے امیر وروح رواں تھے، مسلک اہل سنت دیوبند کی تمام جماعتیں اپنا امام مانتی تھیں۔ حضرت تونسویؒ کی شان وشوکت ورعب ودبدبہ دیکھ کر ہر آدمی یہ کہتا کہ اللہ رب العزت نے جو انداز بیان کرنے اور سمجھانے کا حضرت تونسوی کو دیا ہے اس کی مثال مشکل ہے، آپ جب بیان فرماتے تو پورا مجمع خاموشی اور دلجمعی کے ساتھ سماعت کرتا۔ آپ کا ہر کام اخلاص سے بھرا ہوتا تھا، آپؒ اخلاص کے پیکر تھے، تقویٰ وللّٰہیت کا مجسمہ تھے، آپ کے عمل میں اخلاص کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی، جن کی زندگی کا ہر نقش سنت رسول کا روشن ستارہ جن کی نشست وبرخاست، روزانہ کے معمولات، وضع قطع، جن کا لباس، جن کا رہن سہن، گفتگو غرضیکہ زندگی کے جس گوشے پر نگاہ ڈالئے اس میں سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک، اتباع سنت کے نقوش کی پیروی، سرور کائنات کا رنگ وجلوہ نظر آتا تھا، آپ اپنی ذات میں انجمن تھے، آپ نے ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، دفاع ناموس صحابہ کرامؓ اور دین اسلام کی تبلیغ کرکے عوام کو حقیقت اسلام سے آگاہ کرڈالا وہ ایسے مرد جری تھے، جس کا نام سنتے ہی مخالف انگشت بدنداں اور سرتا پا ہراساں ہوکر اپنی بلوں میں گھسنے لگتے تھے وہ ایک مرد قلندر تھے جو اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے برسرپیکار نظر آتے تھے ایسے باہمت اور غیور تھے جو کبھی بھی باطل کے ہاتھوں نہ بکے، نہ جھکے، آپ نے ہر موڑ پر اپنے مخالف کی حوصلہ شکنی کی اپنی زندگی کا مشن اول سمجھا، آپ نے توحید کی اشاعت، شرک وبدعت پرستی کے خلاف ایسا کام کیا کہ پاکستان کی دھرتی پر آپ کا نام موحدین میں صف اول کا نام تھا۔ آپ ہمیشہ امن وامان کے داعی تھے، فرقہ وارانہ فسادات کے دشمن، اتفاق واتحاد کے خواہاں تھے، مسلمانوں کو حقیقی دشمن کی نشاندہی کروائی، آپ کے دشمن کو ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی اور ہر میدان میں شکست خوردہ ہوکر ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا اور آپ کے نماز جنازہ کا منظر آپ کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت تھا، واقعی آپ کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو صدیوں تک پُر نہیں کیا جاسکتا، اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

نہ ساقی ہے، نہ مے خانہ، نہ محفل ہے نہ پیمانہ
بہاریں لٹ گئیں ساری، فقط باقی ہے افسانہ

قادیانیت.... قومی راہنماؤں کی نظر میں!

جمع وترتیب: مولانا عبدالرؤف

بانیٔ پاکستان محمد علی جناح مرحوم:

قائداعظم محمد علی جناح سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کی قادیانیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: ''میری رائے وہی ہے جو علماء کرام اور پوری امت کی ہے۔''

(لولاک دسمبر ۱۹۷۲ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۰۳)

آپ کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ آپ پوری امت کی طرح قادیانیوں کو کافر سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے اس وقت کے پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے آپ کے جنازے میں شرکت نہیں کی، کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہا کہ ''مجھے مسلمان حکومت کا ایک کافر، ملازم سمجھ لیں یا کافر حکومت کا ایک مسلمان ملازم۔'' (ہفت روزہ ختم نبوت، ۹ تا ۱۵ ارشوال ۱۴۰۵ھ بمطابق ۲۸ رجون تا ۴ رجولائی ۱۹۸۵ء)

علامہ محمد اقبالؒ:

☆... قادیانیت یہودی مذہب کا چربہ ہے۔

☆... قادیانی گروہ وحدت اسلامی کا دشمن ہے۔

☆... قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں۔

☆... مرزا قادیانی کے نزدیک ملت اسلامیہ سڑا ہوا دودھ ہے۔

☆... شریعت میں ختم نبوت کے بعد مدعی نبوت کاذب اور واجب القتل ہے۔

☆... قادیانی امت ختم نبوت کی منکر ہے۔

☆... قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ (قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۱۵)

☆... حکومت قادیانیوں کو (مسلمانوں سے) الگ جماعت تسلیم کرلے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی ہی رواداری سے کام لے گا، جیسی وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔ (حرف اقبال، ص:۱۱۹)

مولانا ابوالکلام آزادؒ:

کسی صاحب نے مولانا ابوالکلام آزادؒ سے دریافت کیا کہ مرزائیوں کے متعلق ہم کیا عقیدہ رکھیں؟ حضرت کی طرف سے جو جواب عنایت ہوا وہ مندرجہ ذیل ہے: ''آپ دریافت کرتے ہیں کہ احمدی فرقہ کے دونوں گروہوں میں سے کون سا حق پر ہے، قادیانی یا لاہوری؟ میرے نزدیک دونوں حق وصواب پر نہیں ہیں۔'' (اخبار زمیندار لاہور ۱۹۲۶ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۱۶)

مولانا ظفر علی خانؒ:

جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے۔ ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے۔ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پر اپنی نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے اپنے اس عقیدہ سے میں ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا قادیانی دجال تھا، دجال تھا، دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا پابند نہیں، میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔

(تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیری، ص:۶۸، ۶۹)

خان لیاقت علی خان مرحوم:

لیاقت علی خان مرحوم نے ایک میٹنگ میں ظفر اللہ قادیانی کو مخاطب کرکے کہا تھا: میں جانتا ہوں کہ آپ ایک خاص جماعت (قادیانی جماعت) کی نمائندگی کرتے ہیں۔ (قادیانیت امت اور پاکستان، بحوالہ قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۱۸)

چوہدری افضل حق مرحوم:

☆... یہ لوگ سیاسی طور پر مسلمانوں کے ساتھ صرف اس لئے رہنا چاہتے ہیں کہ عام مسلمانوں کے حقوق سے فائدہ اٹھائیں، لیکن ان کا مذہبی اور معاشی مقاطعہ کرکے نہ صرف اپنی علیحدہ قوت تعمیر کرتے بلکہ مسلمانوں کی دینی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

☆... یہ لوگ برٹش امپریلزم کے کھلے ایجنٹ ہیں۔

☆... ان کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

☆... انگریزوں نے ان کے فرقے سے مسلمان ملکوں میں جاسوسی کا کام لیا ہے۔

(قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۱۹)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان:

اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ عرصہ دراز سے

قادیانی ملک کے اندر اور باہر یہودی لابی سے مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد پروپیگنڈا کرکے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں پیدا کرکے ہماری فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں۔ (ہفت روزہ چٹان، ۳۱/اگست ۱۹۸۶ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۲۰)

کسی نے خان صاحب سے سوال کیا کہ: ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو جو نوبل انعام ملا اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ خان صاحب نے جواب دیا کہ وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھا کہ اسے نوبل انعام ملے اور آخر کار آئن اسٹائن کی صد سالہ وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصہ سے کام کر رہا ہے۔ یہودی چاہتے تھے کہ آئن اسٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو بھی اس انعام سے نوازا گیا۔ (ہفت روزہ چٹان ۶/فروری ۱۹۸۴ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۲۰)

شاعر اسلام حفیظ جالندھری مرحوم، خالق قومی ترانہ:

مرزا قادیانی اور ان کے ایجنٹوں کا مقصد دنیائے اسلام پر یہود کی حکومت قائم کرنا ہے۔ پاکستان کو ختم کرنے میں یہ لوگ روز اول سے مصروف ہیں، کیونکہ دنیا میں پاکستان ہی وہ توانا اسلامی مملکت تھی اور ہے جو بحال رہے تو ساری دنیائے اسلام کو نئی زندگی عطا کر سکتی ہے، یہود و ہنود کی مدد کرنے والے ایجنٹ اب آخری ضربیں لگا رہے ہیں، ان کا مقابلہ جو بھی اور جس طرح بھی کرے، وہ اسلامی مجاہد ہے۔ (قادیانی امت از محمد شفیع جوش، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۲۱)

محمد محمود عالم مرحوم (ریٹائرڈ ایئر کموڈور):

☆... مجھے قادیانیوں کی سازش کے نتیجے میں سروس سے ریٹائر کیا گیا، اس سازش کے نتیجے میں ۱۹۶۸ء کے بعد مجھے جہاز کے قریب بھی نہیں جانے دیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ میں نے آج تک پنشن بھی وصول نہیں کی۔ بھٹو دور میں مجھے قادیانیوں نے فوج سے نکالنے کی کوشش کی لیکن بھٹو صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ۲۳/اکتوبر ۱۹۸۴ء)

☆... قادیانیوں نے ہمیشہ غداری کی ہے، یہ لوگ ملک اور قوم دونوں کے دشمن ہیں۔ میرے متعلق انہوں نے افواہ اڑائی کہ نعوذ باللہ میں قادیانی ہوں، میں ان پر لعنت بھیجتا ہوں، اگر میں قادیانی ہوتا تو آج ایئر فورس کا کمانڈر ہوتا۔ مجھ پر ذاتی طور پر بہت ظلم ہوا۔

(لولاک، ۲۸/مارچ ۱۹۸۶ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۲۱)

جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم:

قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لئے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ نہ صرف ملت اسلامیہ کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے بلکہ پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دین اور رحمت کی تکمیل کا عالمی پیغام ہے۔ (روزنامہ مشرق کوئٹہ، ۱۰/اگست ۱۹۸۵ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۲۴)

ذوالفقار علی بھٹو مرحوم:

☆... ختم نبوت پر میرا محکم ایمان ہے، میں اس پر زندہ رہوں گا اور اسی پر مروں گا اور جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ میرے نزدیک کافر ہے۔ (ماہنامہ ضیاء حرم، جولائی ۱۹۷۶ء)

☆... قادیانی اتنے خطرناک ہیں، اس کا احساس مجھے ان دونوں (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے وقت) میں ہوا، میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ قادیانی مذہب کے لوگ اس قدر خوفناک ارادے رکھتے ہیں۔ (مقالہ مولانا تاج محمود، علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۹۱ء، قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۲۷)

میاں محمد نواز شریف (وزیر اعظم پاکستان):

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی گستاخی پر کوئی بڑی سے بڑی سزا بھی کم ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت، ۲۰/مئی ۱۹۹۱ء)

☆...... پنجاب حکومت نے قادیانیوں کو صد سالہ جشن منانے کی اجازت نہیں دی اور آئندہ بھی اسلام اور پاکستان کے خلاف کسی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(قادیانیت ہماری نظر میں، ص:۲۳۰)

☆☆.........☆☆

ملک وقوم کا غدار

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی روشن خیالی انہیں قادیانیت کے خول سے باہر نہ نکال سکی اور ڈاکٹر صاحب نے احتجاجاً خود ساختہ جلاوطنی اختیار کرلی اور امریکی حکومت کے سامنے پاکستان کے خفیہ ایٹمی پروگرام کے تمام راز فاش کر دیئے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم جب دورۂ امریکا پر پہنچے اور امریکی عہدیداروں کے استفسار پر انہوں نے ایٹمی پروگرام سے لاعلمی کا اظہار کیا تو امریکی افسران نے انہیں کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا مکمل ماڈل دکھا دیا۔ یہ کردار ہے اس عظیم سائنس دان کا جس کی مدح سرائی میں ہمارے دانشوروں کی زبانیں نہیں تھکتیں جو ایک تنگ نظر، مذہبی انتہاپسند اور ملک وقوم کے غدار کو بے وطن ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں۔ (مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی)

شادی بیاہ اور اسلام کا مزاج

مولانا محمد یوسف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نے ہمیں زندگی کے ہر شعبہ اور ہر لمحہ کے لئے ایسی تعلیمات عطا فرمائی ہیں، جس میں آخرت کی کامیابی کے ساتھ ساتھ دنیوی زندگی کا چین وسکون بھی موجود ہے پیدائش ہو موت، خوشی ہو یا غمی، شادی ہو یا جنازہ اور تعزیت ہر موقع اور حالت کے لئے آپ کی طرف سے واضح ہدایت وارشادات ہمارے سامنے ہیں موجودہ معاشرہ اس وقت جن خطرناک اور تباہ کن حالات سے دوچار ہے وہ کسی بھی سمجھدار شخص سے پوشیدہ نہیں ہیں، ہمارے یہاں شادی بیاہ کی تقریبات، رسوم ورواج اور مختلف قسم کی دینی خرابیوں سے بھری پڑی ہیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ جماعت نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات کے حالات اور آپ کی سیرت وکردار کا اپنی آنکھوں سے بخوبی مشاہدہ کیا تھا، اس لئے آپ کے مزاج اور طبیعت سے وہ جس قدر واقف تھے کوئی اور ہرگز نہیں ہوسکتا، اس لئے اس بارے میں ان کا طرز عمل ہی قابل تقلید اور لائق اتباع ہے نمونہ کے طور پر دو واقعات ملاحظہ کیجئے:

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ پورے سفر جہاد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہے، لیکن آپ کو ان کے نکاح کرنے کی کوئی اطلاع نہیں تھی جب آپ نے خود ہی ان سے دریافت کیا کہ تم نے شادی کرلی؟ تو جواب میں انہوں نے اس کا اقرار کیا، آپ نے اس پر ان کی تحسین و تائید فرمائی۔" (صحیح بخاری ومسلم)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور آپ کی خصوصی توجہات کا مرکز رہے ہیں، لیکن ان سب باتوں کے باوجود آپ سے نکاح پڑھانا تو درکنار آپ کو اپنے نکاح کی خبر دی، نہ اس کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی اور اس سب کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکوہ و شکایت کا کوئی لفظ زبان پر لانے کے بجائے خندہ پیشانی کے ساتھ پُرمسرت انداز میں "بارک اللہ لک" ارشاد فرما کر بہترین دعا دی۔ بہرحال ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل سے بہت حد تک یہ بات واضح ہوگئی کہ ہمارے شادی بیاہ اور نکاح کے موقع پر مختلف انداز اور عنوانات سے جو بیسیوں تقریبات منعقد کی جاتی ہیں اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان حضرات کے ذہنوں میں اس کا کوئی وجود اور خیال تھا پھر اتنے اہتمام اور شدومد سے اپنی پوری قوت وہمت اور خیالات کو ان تقریبات کے منعقد کرانے میں صرف کرنا اور اس کی طرف ایسے پُرزور انداز میں دوسروں کو دعوت دینا، اس میں شرکت نہ کرنے کو اپنی عزت وانا کا مسئلہ بنالینا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کا دین کے اصلی مزاج سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ کار سادگی اور بے تکلفی کی خبر دیتا ہے اور دعوت بھی۔

شادی کا اہم ترین عنصر ولیمہ ہے۔ ولیمہ ایک ایسی تقریب ہے جو مستقل سنت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ اس کی ترغیب بھی دی ہے، لیکن اس سلسلے میں مہمانوں کی تعداد اور کھانے کا کوئی خاص معیار مقرر نہیں کیا گیا ہے بلکہ حسب استطاعت وحیثیت ہر آدمی اس سنت کو ادا کرسکتا ہے۔ اس بارے میں تعلیمات نبوی کیا ہیں اور ہمارا طرز عمل کیسا ہے ذرا موازنہ کیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ولیمہ ایسا کیا تھا جس میں صرف دو سیر جو خرچ ہوئے غزوۂ خیبر سے واپسی پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا جو ولیمہ ہوا، اس میں مہمانوں کی تواضع کھجور، گھی اور پنیر سے کی گئی، دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ اس موقع پر اعلیٰ سے اعلیٰ انتظام کے لئے بڑی سی بڑی رقم بطور قرض لی جاتی ہے یا پھر شہرت ونمود کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو ایسی بے دردی سے لٹایا جاتا ہے کہ: "الامان والحفیظ" مردوں اور عورتوں کے مخلوط اجتماعات، فلم سازی، گانے باجے، محفل اہل ثروت واہل نخوت کو دعوت، کفار کے طرز پر کھانا اور اس طرح کی دیگر منکرات نے اس تقریب کی برکتوں پر ایسا پانی پھیر دیا ہے کہ ان خرابیوں کے ہوتے ہوئے اس کو سنت اور ثواب کا کام کہنا اور سمجھنا بڑے خطرے کی بات معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال ہمارے معاشرے میں رائج شدہ ناجائز رسوم ورواج نے اس تقریب کو بجائے ثواب کے گناہ اور بجائے خوشی ونعمت کے مصیبت بنالیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "اکثر النکاح برکة ایسره مؤونة" ...سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ اور دوسرے انتظامات کے اعتبار سے ہلکا پھلکا کام ہو... اس بارے میں ہمارے لئے ایک واضح اور دوٹوک ہدایت ہے جس پر عمل کرنے میں ہمارے تمام معاشرتی وسماجی مسائل کا حل ہے، اس کی روشنی میں اگر ہم اپنی شادی بیاہ کی تقریبات کا ازسرنو جائزہ لیں اور اس میں سے تمام دینی ودنیوی خرابیوں کو نکال کر پھینک دیں تو انشاء اللہ! معاشرے میں سکون و اطمینان اور باہمی محبت کی وہ فضا قائم ہوجائے گی، جس کی خوشبو دور تک محسوس ہوگی، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ جھنگ

رپورٹ: مولانا غلام حسین

جھنگ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما محمد اسماعیل شجاع آبادی چارروزہ دورہ پر جھنگ تشریف لائے، جہاں آپ نے مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔

۷رفروری بعد نماز مغرب جامع مسجد ٹھنڈی جھنگ شہر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم (فیصل آباد) کے فرزند ارجمند مخدوم صاحبزادہ مولانا سید محمد زکریا شاہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

۸رفروری ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں منعقدہ سہ روزہ ختم نبوت کورس کے اجتماع سے خطاب کیا۔

۹رفروری بعد نماز فجر جامع مسجد اللہ والی سیٹلائٹ ٹاؤن میں بعنوان ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت'' پر درس قرآن دیا۔

۹رفروری بعد نماز ظہر ٹھنڈی مسجد جھنگ سٹی میں منعقدہ تربیتی نشست سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر مولانا حکیم محمد یٰسین مدظلہ رہنما جمعیت علماء اسلام (س) سے ملاقات کی اور اپنے تبلیغی دورہ کی رپورٹ بیان کی۔ حکیم صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے کورسز عام جلسوں سے زیادہ مفید ہیں، حکیم صاحب نے اپریل میں کورس رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

۹رفروری بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں منعقدہ ختم نبوت کورس کی دوسری نشست سے خطاب کیا۔ عنوان تھا امام مہدی کا ظہور، حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول اور مرزا کے دعاوی سے تقابلی جائزہ۔

جامع مسجد غلہ منڈی کے عرصہ دراز تک مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب شہید خطیب رہے۔ شاہ صاحب ڈابھیل کے فاضل تھے۔ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا بلیاویؒ، مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ جیسے اساطین علم وفضل سے علوم ومعارف کی تحصیل کی۔ بڑے جرأت منداور بہادر عالم دین تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سے ساری زندگی تعلق رہا۔ ۱۹۹۱ء میں چار دیگر علماء کرام کے ساتھ ایک تبلیغی سفر میں جارہے تھے، انہیں فائرمار کر شہید کردیا گیا۔ بعد نماز ظہر چنڈ بھروانہ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر خطاب کیا۔

جلسہ میں مولانا شجاع آبادی کے علاوہ حافظ غلام حسین، مولانا محمد سرور خان، قاری محمد اکرم اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ قاری محمد صدیق طارق کے عصرانہ میں شرکت کی۔ قاری محمد صدیق طارق خوش الحال خطیب اور جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا کے فاضل، مولانا شجاع آبادی کے دورۂ حدیث شریف کے ساتھی ہیں۔ انہوں نے بعد نماز عصر مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ مہمان خصوصی مولانا سید مصدوق حسین شاہ بخاری تھے جبکہ راقم الحروف کے علاوہ معروف نعت گو جناب ملک حافظ خالد جھنگوی بھی شریک ہوئے۔ مولانا شجاع آبادی نے احباب کو ملک بھر میں مجلس کی کارکردگی سے آگاہ کیا اور یہ مجلس عشاء کی اذانوں تک جاری رہی۔

۱۰رفروری بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں منعقدہ سہ روزہ ردقادیانیت کورس کی آخری تقریب تھی، جس میں مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت، عقیدۂ اجرائے نبوت اور اس کی سنگینی پر روشنی ڈالی۔ مولانا شجاع آبادی کا قیام تین روز تک راقم الحروف کے غریب خانہ بیگ کالونی جامع مسجد ختم نبوت کے متصل رہا۔

۱۱رفروری صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر میں ''فتنوں کے متعلق سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی'' پر روشنی ڈالی اور بتلایا کہ قیامت سے پہلے تیں جھوٹے مدعیان نبوت کا ظہور ہوگا اور آخری اور سب سے بڑا فتنہ دجال اکبر کا ہوگا۔ دجال اعور سے متعلق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی بیان کئے اور مسجد کے سابق خطیب امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ کی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات پر روشنی ڈالی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعلق اور بانیان مجلس کے ساتھ والہانہ عقیدت کو بیان کیا۔ ناشتہ کے بعد فیصل آباد روانہ ہوگئے۔ ☆☆

عقیدۂ ختم نبوت اور امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا: ''مجھے موقع دو تا کہ میں علامات نبوت ظاہر کرسکوں'' اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: ''جو شخص اس سے نبوت پر دلیل بھی طلب کرے گا وہ کافر ہوجائے گا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔''

''من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا نبي بعدي.''

(المناقب للعلامة صدر الائمة المكي، ج:۱ص:۱۶۱، مکتبہ اسلامیہ میزان مارکیٹ کوئٹہ،۱۴۰۷ھ)

ہفتہ واری اصلاحی وتربیتی بیانات

کراچی... (مولانا محمد قاسم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فیڈرل بی ایریا کے تحت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ (مرکزی مبلغ) کے مختلف مقامات پر اصلاحی وتربیتی بیانات ہوئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۶فروری ۲۰۱۴ء بروز اتوار: جامع مسجد مدینہ بلاک ۱۷، گلبرگ ٹاؤن میں بعد نماز ظہر، اصلاحی بیان میں کہا کہ: ایمان سب سے بڑی دولت ہے، اس کی حفاظت کے لئے اپنی جان، مال، عزت آبرو، آل اولاد غرض یہ کہ سب کچھ بھی اگر قربان کردینا پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ آج کے مسلمان میں خوش اخلاقی اور اکرام مسلم کے جذبے کی بڑی کمی ہے، بسا اوقات باتوں باتوں میں ہمارے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو مخاطب مسلمان بھائی کے دل کو زخمی کردیتی ہے اور ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے لیکن زبان کی چوٹ کا زندگی بھر ازالہ نہیں ہوسکتا۔

۲۳فروری ۲۰۱۴ء بروز اتوار: آج بعد نماز ظہر جامع مسجد اسلامیہ (مدرسہ مفتاح العلوم) بلاک این نارتھ ناظم آباد میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر بیان ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ حدیث نبوی کی روشنی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے، جن میں مشہور نام مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح بنت حارثہ اور طلیحہ اسدی وغیرہ ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس سلسلہ دجالیہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ سب سے آخری میں دجال اکبر ہوگا جسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ بیان میں اہل علاقہ کی خواتین ومرد حضرات کی بڑی تعداد نے شرکت کی، جن میں مفت لٹریچر اور ہفت روزہ ختم نبوت بھی کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

یکم مارچ ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ: شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قائم کردہ ادارے مدرسہ زکریا الخیریہ متصل فلاح مسجد نصیر آباد بلاک ۱۴ میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر ماہانہ بیان عرصہ دراز سے ہوتا آرہا ہے۔ اس ماہ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان فرمانا تھا مگر اس مرتبہ راقم نے چند معروضات پیش کیں: سورۂ مائدہ آیت ۵۴ کا مفہوم ہے کہ جب امت میں فتنۂ ارتداد پھیلے گا تو اللہ رب العزت اس کے مقابلے کے لئے ایسی جماعت پیدا فرمائے گا، جن کے چھ اوصاف ہوں گے: (۱) اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتے ہوں گے، (۲) وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہوں گے، (۳) یہ لوگ مسلمانوں کے حق میں انتہائی نرم خو اور رحم دل ہوں گے، (۴) لیکن کفار کے مقابلے میں انتہائی سخت اور غضب والے ہوں گے، (۵) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوں گے، (۶) فتنۂ ارتداد کی سرکوبی میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ حضرت شہید اسلام نوراللہ مرقدہ نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا کہ اس آیت مبارکہ کا سب سے پہلا مصداق خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقائے کرام تھے، جن کے زمانہ میں فتنۂ ارتداد برپا ہوا۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے ایک جلسے کی صدارت کرتے ہوئے، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی موجودگی میں فرمایا: اس دور میں اس آیت مبارکہ کا سب سے صحیح مصداق سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کی جماعت ہے۔

دیہی اسکولوں میں قادیانی ٹیچروں کی تبلیغی سرگرمیوں کا انکشاف

اوچ شریف/بہاول پور (محمد عمر فاروق/طارق سمیجو) اوچ شریف اور گردونواح میں پہلے علاقائی سطح پر خفیہ اب تعلیمی مراکز میں علانیہ قادیانی ٹیچرز کو تعینات کراکے اسلامیات، اردو جیسے اہم ترین مضامین پڑھانے کی آڑ میں قادیانیت اور ختم نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات ڈال کر منکرین ختم نبوت کی کھیپ تیار کرنے کی سازش کا بھانڈا اہلسنت والجماعت نے پھوڑ دیا ہے۔ اہلسنت والجماعت اوچ شریف کے رہنما قاری فرقان، مولانا شاہ نواز فاروقی، قاری سمیع اللہ فاروقی ودیگر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیرمسلم اقلیت اور دائرہ اسلام سے خارج گروہ ہے، ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور مجلس ختم نبوت اوچ شریف میں مبلغین کی جماعتیں بھیجے۔ انہوں نے کہا کہ اوچ شریف مرکز کے اسکولوں میں قادیانی ٹیچرز مسلمان بچیوں کو اسلامیات سمیت دیگر مضامین پڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گرلز مڈل اسکول بلہ جھلن میں امت الشکور گرلز ہائی اسکول نبی پور امت الصبور اور آصفہ مجید گرلز مڈل اسکول، چناب رسول پور میں امت الشافع گرلز پرائمری اسکول، مجید آباد میں فوزیہ اور گرلز اسکول کوٹلہ شیخاں نمبر۱ میں ممتاز نامی ٹیچر بچیوں کو پڑھا رہی ہیں۔ (روزنامہ اسلام کراچی ۱۲/۳/۲۰۱۴ء)

تبصرہ کتب

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

شیخ العرب والعجم نمبر (سہ ماہی فغان اختر)

بیاد: شیخ العرب والعجم، عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ محمد حکیم اختر رحمۃ اللہ علیہ۔
صفحات: ۸۴۸۔ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ: خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال، کراچی۔

زیر تبصرہ شیخ العرب والعجم نمبر "سہ ماہی فغان اختر" کی خصوصی اشاعت "محرم، صفر، ربیع الاول ۱۴۳۵ھ" تین ماہ پر مشتمل ہے، جو عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد حکیم اختر نور اللہ مرقدہ کی یاد میں آمدہ مضامین اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

بزرگوں کی سوانح اور ان کی یاد میں ان کے حالات، واقعات، ملفوظات، بیانات اور تذکار کا جہاں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان کی تاریخ محفوظ ہو جاتی ہے، وہاں بعد میں آنے والوں کے لئے بھی بہت سی ہدایت کی راہیں اور راہنمائی کا سامان مہیا ہو جاتا ہے۔

آج جن اکابر اور بزرگوں کا نام اور ان کے کارنامے ہمارے پاس محفوظ یا ہمیں معلوم ہیں، وہ اس لئے ہیں کہ ان کے شاگردوں اور عقیدت مندوں نے اپنے تذکروں اور کتابوں میں انہیں محفوظ کیا۔ ہم مبارک باد دیتے ہیں حضرت حکیم محمد مظہر صاحب اور ان کی جملہ جماعت کو جنہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس خصوصی اشاعت کی ترتیب و تکمیل میں محنت کی اور اس کو منصۂ شہود پر لا کر حضرت حکیم صاحب ؒ کے مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کی تسلی کا سامان کیا۔

حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب ؒ کی ذات والا صفات پر آپؒ کے فرزند ارجمند اور آپؒ کے جانشین شاہ حکیم محمد مظہر صاحب جو حضرت کا عکس جمیل اور حضرت کی تصویر ہیں، جن کے ساتھ حضرت والا کی بیٹے ہونے کی حیثیت کے علاوہ بھی روحانی توجہات اور شفقتیں و برکتیں رہی ہیں، انہوں نے بہت ہی عمدہ اور جان دار مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ خصوصاً اس پرفتن دور میں حضرت والد صاحب ؒ کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ کے عنوان سے آپ کا یہ پیراگراف تو پورے نمبر کا خلاصہ، نچوڑ اور جان ہے، جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"بلاشبہ اس پرفتن دور میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر رحم فرماتے ہوئے والد صاحب ؒ کو ظاہری و باطنی گناہوں کے سدِ باب کے لئے خاص فرمایا، خصوصاً بدنظری کے خلاف حضرت والد صاحب ؒ کے اعلان جہاد کا آوازہ چہار دانگ عالم میں بلند ہوا اور الحمد للہ اپنے مابعد حضرت والد صاحب ؒ ایک بہت بڑی جماعت چھوڑ گئے جو حضرت والد صاحب ؒ کے مشن پر الحمد للہ گامزن ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت والد صاحب ؒ اپنے مشن کے تا قیامت جاری رکھنے کے حوالے سے نہایت روشن فکر کے حامل تھے، جس میں الحمد للہ وہ فلاح و کامیابی سے سرفراز ہوئے۔ حضرت والد صاحب ؒ نے اہل علم اور اہل فکر و دانش کی طرف سے ایک ایسا عظیم فریضہ ادا کیا جس سے تا حال ان کے کندھے بوجھل ہیں۔ اس قرض کی تلافی کی یہی صورت ہے کہ تمام اہل علم و دانش و رجال کار حضرت والد صاحب ؒ کی فکر پہلے سمجھیں اور پھر آنے والی نسلوں تک پہنچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں اور وہ فکر یہی تھی کہ امت محمدیہ کا ہر فرد امت دعوت سے امت اجابت کے زمرے میں آ جائے اور نہ صرف یہ کہ ادنیٰ درجے کا ولی اللہ بلکہ اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچ کر اپنے خالق حقیقی سے ملے اور اس حیات دوروزہ میں ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرے۔"

اس نمبر میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب جیسے اساطین علم کے مضامین شامل ہیں۔ حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب کا مضمون تصوف کے موضوع پر بہت ہی عمدہ مضمون ہے۔

اس خصوصی اشاعت کو اجمالی فہرست میں درج ذیل عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے:
۱:......اداریہ، ۲:......نقوش و تأثرات، ۳:......سوانح، ۴:......دینی و علمی کارنامے، ۵:......فضل و کمال، ۶:......سیرت و اخلاق، ۷:......تصوف و سلوک، ۸:......سفر آخرت، ۹:......رسائل و جرائد کا خراج تحسین، ۱۰:......مبشرات نامہ، ۱۱:......تعزیتی بیانات، ۱۲:......عالمگیر غم واندوہ، ۱۳:......تعزیتی مکتوبات، ۱۴:......منظوم خراج تحسین، ۱۵:......متفرقات، ۱۶:......تصویری جھلکیاں۔

اس خصوصی اشاعت میں پاکستان، ہندوستان کے علاوہ کئی دوسرے ممالک جیسے سعودی عرب، جنوبی افریقہ، برطانیہ، جرمنی، ایران، برما وغیرہ کے حضرات کے مضامین اور تعزیتی پیغامات اس نمبر کا حصہ ہیں۔

اس کی کمپوزنگ، کاغذ، طباعت، جلد اور ترتیب ہر ایک چیز میں اعلیٰ معیار اور نفاست کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ جو صاحب ذوق و صاحب مطالعہ حضرات حضرت حکیم اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کی شخصیت کو قریب سے دیکھنا چاہتے ہیں، ان کے لئے یہ نمبر خاصے کی شے ہے۔ خصوصاً حضرت ؒ کے مریدین ومجازین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس نمبر کو حرز جان بنائیں اور حضرت حکیم صاحب ؒ کی مجلس کا اس کو قائم مقام سمجھیں۔

مجاہداعظم ﷺ نمبر (ماہنامہ مسیحائی):
مدیراعلیٰ مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری۔
صفحات: ۵۵۶۔ قیمت: ۴۵۰ روپے برائے پاکستان، ۷۰ ریال برائے سعودی عرب۔ ناشر: احمد خیرالدین انصاری، بی ۱۹۷، بلاک اے، شارع بابر نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

ماہنامہ مسیحائی مجاہد اعظم ﷺ نمبر، رمضان، شوال ۱۴۳۳ھ مطابق اگست، ستمبر ۲۰۱۲ء پر مشتمل ہے۔ اس میں حضور اکرم ﷺ کے غزوات اور سرایا کے متعلق مضامین کو خصوصی اہمیت کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے، تاکہ قاری کے سامنے آپ ﷺ کا یہ پہلو بھی کھل کر سامنے آجائے۔ مضامین بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ معیار کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خصوصی نمبر کے مرتبین کی کوشش وکاوش کو قبول فرمائیں اور ہم سب کے لئے نجاتِ آخرت کا ذریعہ بنائیں۔

میرے ابومیری کائنات:
فوزیہ چودھری۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۱۶۰ روپے۔ مکتبہ انوار مدینہ، جامع مسجد صدیق اکبرؓ محلہ صدیق آباد، ایرچھی، مانسہرہ، ہزارہ۔

محترمہ فوزیہ چودھری حضرت مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی کی صاحبزادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محترمہ کو لکھنے کا خوب سلیقہ عطا فرمایا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے والد کی سوانح عمری کو مرتب کیا ہے جو کہ ایک بیٹی کا اپنے والد کو خراج تحسین بھی ہے۔ موصوفہ نے کتاب میں بچوں کی تربیت کے حوالہ سے بہت ہی اچھا مواد جمع کردیا ہے۔ قاری جوں جوں اس کتاب کو پڑھتا ہے، اس کی تشنگی اتنا ہی بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبول عام کی سند سے نوازیں۔ ☆☆

نوٹ: تبصرہ کیلئے کتابوں کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے

ختم نبوت کے فضائل ومکارم بیان کرنا قافلہ صدیقی میں اپنا نام لکھوانے کے مترادف ہے: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

جامع مسجد صدیق اکبر فرید ٹاؤن میں خطاب

ساہیوال (رپورٹ! قاری محمد اصغر عثمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا ہے کہ خلوص نیت اور حضور قلب کے ساتھ دفاع ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دینے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات اور رحمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت وقربت کے حصول کا بہترین ذریعہ حرمت رسول کا دفاع کرنا ہے۔ سامراجی قوتوں نے وحدت امت کا شیرازہ بکھیرنے اور مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے کے لئے خاندانی غلام، مرزا قادیانی کا چناؤ کیا۔ مرزا کادیانی نے جدید نبوت کے نام پر مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر ارتداد پھیلانا شروع کیا۔ امت کے منتخب افراد نے اتحاد و یگانگت کے ساتھ کادیانیت جیسے سنگین فتنے کی تباہکاریوں سے بچاؤ کے لئے بروقت مسلمانوں کی راہنمائی کی۔ اسلام کی روشنی مساجد اور صاحب تقویٰ علماء کرام سے ہے۔ تمام کفریہ طاقتیں توہین رسالت اور اسلام کو مٹانے پر اتحاد کرچکی ہیں۔ دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے کسی شکل میں بھی تحفظ ختم نبوت کے مقدس کام میں رکاوٹ ڈالنے والے دنیا میں حکمت ودانائی، علم وعرفان سے محروم اور آخرت میں ذلیل ورسواء ہونگے۔ کارکنان ختم نبوت اپنی تمام تر توانائیوں سے کادیانیت کے شیطانی چہرے کو ہر فلور پر بے نقاب کریں۔ وہ یہاں جامع مسجد صدیق اکبر فرید ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان عوامی اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر مفتی ذکاء اللہ، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، حاجی بشیر احمد جالندھری، بھائی عبیداللہ عابد، رانا محمد آصف سعید اور محمد منظور فرید سمیت کارکنان ختم نبوت اور متعدد سماجی شخصیات موجود تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے فضائل و مکارم بیان کرنا اور گلشن ناموس رسالت کی آبیاری کرتے رہنا قافلہ صدیقی میں اپنا نام لکھوانے کے مترادف ہے۔ کادیانی گروہ نصوص قرآنیہ اور احادیث وآثار صحابہؓ میں قطع وبرید اور تحریف کے ذریعے اسلام کے بنیادی عقائد میں پیوند کاری کرنے میں مصروف ہے۔ کلمہ طیبہ کے معانی ومطالب کو بدنام زمانہ مرزا کادیانی پر چسپاں کرنا انکا منحوس ومحبوب ترین مشغلہ ہے۔ امت مسلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مقدس سے لے کر اب تک منکرین ختم نبوت کی سرکوبی وانسداد کے لئے برسرپیکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیضان ختم نبوت سے صحابی، تابعی، تبع تابعی کے مناصب تو سامنے آئے مگر باب نبوت مسدود ہونے کی وجہ سے کوئی بھی موہبت نبوت کے منصب سے سرفراز نہ ہوسکا۔ یوم قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلے قبر مبارک سے اٹھنا، سب سے پہلے شفاعت کرنا اور شفاعت کا قبول ہونا، سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا، اور امت محمدیہ کو حوض کوثر کا جام مبارک اور لواء الحمد کا سایہ نصیب ہونا یہ سب ختم نبوت کے مثالی دلائل اور فیضان ختم نبوت کی ایک انمول جھلک ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنقیص صحابہ کرنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اہانت صحابہ کا فتنہ اسلام کیخلاف گہری سازش ہے۔ امت کو غامدیت، کادیانیت، رافضیت، منکرین حدیث اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کی اسلام دشمن چالوں سے آگاہ کرنا اور بچانا عصر حاضر کا اہم ترین تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپی اور افریقی ممالک میں کادیانیت کے خاتمے کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔ مختلف علاقوں میں کادیانیت ترک کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ بعدازاں مجلس کے مخلص کارکن جناب محمد شہزاد کی طرف سے دیے گئے اعزازیے میں شرکت فرمائی۔ جس میں شہر بھر کی دینی قیادت اور کارکنوں کی کثیر تعداد شریک تھی۔

زیر صدارت

حکیم العصر محدث دوران
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس
شیخ الحدیث
مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تاریخی عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

بمقام

جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور

12 اپریل 2014 بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب

خصوصی خطاب
قائد ملت اسلامیہ
حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ
امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث

خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ

ولی کامل
حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مولانا مفتی سعید الحسن دہلوی

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

0300-4304277
0321-9496702
0300-4279021
0322-4410730